بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 49 — شمارہ 36

ہفت روزہ **بدر** قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

شرح چندہ: سالانہ 200 روپے۔ بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

8/ جمادی الثانی 1421 ہجری 7/ تبوک 1379 ہش 7/ ستمبر 2000ء

Postal Reg. No: PB/1023/2000

1504
Mr.Er.M.Salam Sb
Chief Project Manager
R.E.C. Project Office
Padam Dev Commerical Comple.
phase -II The Ridge
SHIMLA-171001 (H.P)

اخبار احمدیہ

لندن 31 اگست (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیرو عافیت ہیں۔

کل حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا۔ پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب کرام دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حُجت اور بُرہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا وہ دِن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ اگر اب مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان کیونکہ کوئی نبی نہیں جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا۔ پس ضرور تھا کہ مسیح موعودؑ سے بھی ٹھٹھا کیا جاتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَاحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَايَأْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ پس خدا کی طرف سے یہ نشانی ہے کہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے مگر ایسا آدمی جو تمام لوگوں کے روبرو آسمان سے اُترے اور فرشتے بھی اُسکے ساتھ ہوں اُس سے کون ٹھٹھا کرے گا۔ پس اس دلیل سے بھی عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ مسیح موعود کا آسمان سے اُترنا محض جھوٹا خیال ہے یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا ہمارے سب مخالف جواب زندہ موجود ہیں وہ تمام مرینگے اور کوئی اُن میں سے عیسیٰؑ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اُن کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰؑ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گذر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰؑ اب تک آسمان سے نہ اُترا۔ تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑینگے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اُس کو روک سکے۔

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴-۶۵)

یاد رکھیں یہ وہی دور ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے وہ وعدے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دئے گئے تھے بڑی شان سے پورے ہونگے

یہ نظارے بکثرت دنیا نے دیکھے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد الہامات کے ذریعہ اور وحی وکشوف کے ذریعہ ہوئی ہے۔ اب بھی ہو رہی ہے اور آئندہ بھی ہوتی رہے گی

اللہ تعالیٰ کی فوج آسمانی فوج ہے۔ وہ فرشتوں کو دلوں پر اتارے گا اور حیرت انگیز انقلاب برپا کرے گا

(سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۵ویں جلسہ سالانہ سے افتتاحی خطاب فرمودہ ۲۸/ جولائی ۲۰۰۰ء)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد ۳۵ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ فضل ربی صاحب نے کی اور تلاوت کردہ آیات کا اردو ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا۔ بعدازاں عزیزم عبدالمنعم ناصر آف ناروے نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام میں سے چند منتخب اشعار پڑھ کر سنائے۔ بعدازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ افتتاحی خطاب کے لئے ڈائس پر تشریف لائے۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے سورۃ الصف کی آیت نمبر ۹ اور ۱۰ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا۔

پھر فرمایا:

گزشتہ سالوں سے میرا یہ طریق رہا ہے کہ ۱۰۰ سال پہلے کے اس سال سے تعلق رکھنے والے جو الہامات ہوتے ہیں میں اپنی افتتاحی تقریر میں ان کا ذکر کرتا ہوں۔ کیونکہ اللہ کے فضل سے ۱۰۰ سال بعد عین اس سال بھی ان کے کرشمے پھر نظر آتے ہیں اور وہ الہام ایک نئی شان کے ساتھ پورے ہوتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

آج سے سو سال پہلے یعنی انیس سو کے الہامات میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر ہندوؤں کے کرشن اور آریوں کے بادشاہ کے طور پر ملتا

باقی صفحہ (6) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

منافقت سے بھری ہوئی تاریخ

قسط-۴- آخری

گزشتہ چند ہفتوں سے ہم غیر احمدی ملاؤں کی منافقتوں کے پردوں کو چاک کر رہے ہیں ہم نے بتایا تھا کہ سوائے جماعت احمدیہ کے باقی تمام مسلک کے ملاں اس دَور میں جہاد بالسیف کے قائل ہیں بلکہ اس جہاد میں ان کے ہم مسلک دنیا میں مختلف جگہوں پر ملوث بھی ہیں ابھی حال ہی میں دیندار نامی انجمن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ بم دھماکوں میں ملوث ہوئے ہیں اب بجائے اس کے کہ یہ ملاں دیندار انجمن کے ان ملاؤں کا شکریہ ادا کرتے اور انہیں شاباشی دیتے کہ انہوں نے ان کے جیّد اور مستند علماء کے فتووں کے مطابق جہاد کیا ہے اور اگر شکریہ ادا نہیں کر سکتے تھے تو کم از کم خاموشیٔ زبان سے ہی شکریہ کا اعتراف کرتے، ان لوگوں نے ایسی احمقانہ اور قابل مذمت حرکت کی ہے کہ مختلف اخبارات میں اس حوالے سے کہ دیندار انجمن کا بانی کبھی قادیان آیا تھا دینداروں کی اس مبیّنہ کارروائی کو جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ ان کی حرکت کو احمقانہ اس لئے کہتا ہوں کہ تمام دنیا جانتی ہے اور خود ان کو بھی اعتراف ہے کہ جماعت احمدیہ تو ایسے جہاد کی قائل ہی نہیں پھر احمقانہ طور پر اپنی ہی بات کی یہ لوگ مخالفت کر رہے ہیں اور قابل مذمت اس لئے کہتا ہوں کہ کسی معصوم جماعت کی طرف وہ بات منسوب کر رہے ہیں جس کا ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے اور احمدیت کی روز افزوں ترقی کو دیکھتے ہوئے صرف حسد اور جلن کی آگ میں بعض بکاؤ اُردو اخبارات کے صفحے کالے کر رہے ہیں۔ اور اس طرح اپنے خود ساختہ "جہاد" کے انکار کی وجہ سے وہ اب تک جس جماعت کو کافر کہتے رہے ہیں اُسے اپنے طریقۂ جہاد میں شامل کر کے شاید "اپنے جیسا مسلمان" بنانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ خدا بچائے ہمیں ان کے اسلام سے۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت گزشتہ سو سال میں قتل و غارت توڑ پھوڑ اور تخریب کاری سے نہ صرف خود کوسوں دور رہی ہے بلکہ تمام دنیا کو ان کاموں سے دُور رہنے کی نصیحت نہایت خاموشی اور صبر و تحمل سے کرتی چلی آ رہی ہے۔ یہاں تک کہ ہندوپاک کی تقسیم کے وقت جبکہ ہر طرف قتل و غارت کا بازار گرم تھا اور غیر احمدی ملاں اور ان کے پیروکار جہاد میں اور دوسرے کئی دھرم یدھ میں مصروف تھے جماعت نے معصوموں کی ہر حالت میں مدد کی تھی۔ چنانچہ پارٹیشن کے ہنگاموں کے بعد اخبار فرنٹیئر میل دہرہ دون نے اپنی ۱۲/دسمبر ۱۹۴۸ء کی اشاعت میں لکھا تھا۔

"احمدیہ جماعت مسلمانوں میں ایک ترقی پسند جماعت ہے جملہ مذاہب کے ساتھ رواداری اس کی بنیادی تعلیم میں شامل ہے تمام پیشوایان مذاہب کی عزت و تکریم کرتے ہوئے احمدیوں نے ان کی تعلیمات کو اپنی مذہبی کتب میں شامل کیا ہے چالیس سال پیشتر یعنی اس وقت جبکہ مہاتما گاندھی ابھی ہندوستان کے افق سیاست پر نمودار نہ ہوئے تھے (حضرت) مرزا غلام احمد صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے ۱۸۹۹ء میں دعویٰ مسیحیت فرما کر اپنی تجاویز رسالہ پیغام صلح کی شکل میں ظاہر فرمائیں جن پر عمل کرنے سے ملک کی مختلف قوموں کے درمیان اتحاد اتفاق اور محبت و مفاہمت پیدا ہوئی ہے۔ آپ کی یہ شدید خواہش تھی کہ لوگوں میں رواداری۔ اخوت اور محبت کی روح پیدا ہو۔ بے شک آپ کی شخصیت لائق تحسین اور قابل قدر ہے کہ آپ کی نگاہ نے مستقبل بعید کے کثیف پردہ میں سے دیکھا اور (صحیح) رستہ کی طرف رہنمائی فرمائی اگر لوگ اپنی خود غرضی اور غلط لیڈر شپ کی وجہ سے اس سیدھے سے رستہ کو نہ دیکھ سکے تو یہ ان کی اپنی غلطی تھی اور نفرت و حقارت کے جو بیج انہوں نے بوئے تھے اسی کی فصل کاٹنے کے وہ اب ضرور مستحق ہیں"۔

اخبار سٹیٹسمین دہلی نے لکھا:-

"قادیان کے مقدس شہر میں ایک ہندوستانی پیغمبر پیدا ہوا۔ اس نے اپنے گرد و پیش کو نیکی اور بلند اخلاق سے بھر دیا۔ یہ اچھی صفات اس کے لاکھوں ماننے والوں کی زندگی میں بھی منعکس ہیں۔ احمدیہ جماعت کا نقطۂ نظر تعمیری اور اس کا رویہ پابند قانون ہے۔ یہی ایک واحد جماعت ہے جو عدالتی ریکارڈ کی رو سے جرم سے پاک ثابت ہوتی ہے۔ گزشتہ فرقہ وارانہ فسادات (فسادات ۱۹۴۷ء) میں بھی احمدیوں نے اپنے ہاتھ (قتل و غارت اور لوٹ کھسوٹ سے) صاف رکھے۔

یہ سب کچھ ان کے روحانی پیشوا کی عمدہ تعلیم کے بغیر وقوع میں نہیں آسکتا۔ قادیان کے موجودہ خلیفہ (حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد (صاحب) محبت و حلاوت کا مجسمہ ہیں۔ بہت کم شخصیتوں نے اہل اسلام پر ایسا اثر ڈالا ہے جیسا (حضرت) مرزا غلام احمدؑ (صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے آپ کی عظمت کا اندازہ آپ کی شخصیت عقیدہ اور تعلیم کے خلاف پراپیگنڈا کی شدت سے کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ پرانے عقائد کے مسلمانوں کو اس بات کا ڈر تھا کہ ان کے ہم خیال (احمدیت میں داخل ہو کر) کم ہوتے جائیں گے حکومت ہند کو چاہئے کہ امن اور انسانیت کے مفاد کے پیش نظر اس خالص ملکی اور ہندوستانی جماعت کو نظر انداز نہ کرے۔ کیونکہ مناسب وقت میں احمدیہ جماعت ہمارے ملک کے تعلقات اسلامی دنیا سے مضبوط کرنے اور ہندوستان کو عظمت اور بڑائی حاصل کرنے میں ایک اہم پارٹ ادا کرے گی"۔ (سٹیٹسمین دہلی ۱۲/فروری ۱۹۴۹ء)

اس تمہید کے بعد ہم عرض کرتے ہیں کہ گزشتہ اشاعتوں میں ہم نے غیر احمدی ملاؤں کی منافقتوں کے کچھ اور پہلو اپنے قارئین کے سامنے رکھے تھے ہم نے عرض کیا تھا کہ نہ صرف جہاد کے معاملہ میں بلکہ احمدیت کی مخالفت میں اور عام مسلمانوں سے ہمدردی کے سوال پر بھی یہ منافق ثابت ہوئے ہیں۔ علاوہ اس کے ایک اور خطرناک پہلو یہ بھی ہے کہ دنیاداری کی خاطر ان لوگوں نے قرآن و حدیث کی روشنی میں بزرگان اُمّت کے ختم نبوت سے متعلق بیان فرمودہ عقیدہ کو بھی ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا ہے۔ دیوبندی عالم ہوں یا بریلوی، شیعہ ہوں یا کوئی اور مسلک والے اکثر بزرگان ختم نبوت کے وہی معنی کرتے ہیں جو آج سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و امام مہدی علیہ السلام نے پیش فرمائے ہیں۔ (ان حوالہ جات کیلئے بدر کا گزشتہ شمارہ ملاحظہ فرمائیں) لیکن ان لوگوں نے کثرت سے ڈر کر منافقانہ پہلو اختیار کرتے ہوئے اسی غلط عقیدہ کو اختیار کیا ہے۔

آج کی گفتگو میں ہم یہ بتانا چاہیں گے کہ دین کے ہر شعبہ میں ان ملاؤں کو کیوں منافقت کی دلدل میں پھنسنا پڑ رہا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دیوبندی بریلوی اور شیعہ فرقوں کے بزرگان کا ختم نبوت سے متعلق جب وہی عقیدہ ہے جو کہ آج جماعت احمدیہ کا ہے اور جب یہ لوگ اپنے آپسی گروہی جھگڑوں کے وقت ایک دوسرے پر بھی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کے الزامات لگا کر ایک دوسرے کو کافر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں تو پھر ان سب نے ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں اکٹھے ہو کر کیوں بیک زبان و قلم صرف احمدیوں کو ختم نبوت کا منکر قرار دیا ایک سمجھدار کیلئے یہ یقیناً سوچنے کی اور تجزیہ کرنے کی بات ہے۔ اور پھر ذرا غور کیجئے کہ بریلویوں کے علماء اچھی طرح جانتے ہیں کہ دیوبندیوں کے بزرگ ختم نبوت کے وہی معنی کرتے ہیں جو جماعت احمدیہ کرتی ہے اور دیوبندی علماء بھی جانتے ہیں کہ بریلوی بزرگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد غیر شرعی نبی کے آنے کے قائل ہیں اور پھر یہ دونوں مسلک کے علماء کو پتہ ہے کہ شیعہ بزرگوں نے باقاعدہ اپنی کتب میں اپنے ائمہ کو نبی و رسول کا درجہ دیا ہے اور پھر یہ سب مل کر یہ بھی جانتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا عقیدہ ان کے بزرگوں کے عقیدہ ختم نبوّت کے مطابق ہی ہے تو پھر اس میں راز کیا ہے کہ ان تمام حقائق کا علم رکھنے کے باوجود ان سب نے ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے بن کر کیوں صرف احمدیوں کو ہی ختم نبوّت کا منکر قرار دیا ہے۔

کچھ دیر ٹھہر کر اگر آپ ٹھنڈے دماغ کے ساتھ ۱۹۷۴ء میں ہر مسلک کے ملاؤں کے جماعت احمدیہ کے خلاف اس گمراہ کن اتحاد کا تجزیہ کریں گے تو آپ کا انصاف پسند ضمیر آپ کو ضرور یہ جواب دے گا کہ یہ لوگ صرف اور صرف سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام سے دلی بغض رکھتے ہیں۔ جماعت کی ترقی کی وجہ سے حسد و جلن کا شکار ہیں اور چونکہ حضور علیہ السلام کا دعویٰ اللہ کے الہام کی روشنی میں تھا اس لئے اس کا آخری نتیجہ یہ نکلے گا کہ ان ملاؤں نے بالآخر اللہ سے دشمنی کی ہے۔

ان تمام فرقوں کا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف متحد ہو کر خدا کے دشمن ہو جانے کی پختہ دلیل سیدنا و مولانا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارک سے بھی ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کے رنگ میں فرمایا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمّت پر بھی وہ حالات آئیں گے جو بنی اسرائیل پر آئے تھے ...... بنی اسرائیل بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری اُمّت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی لیکن ایک فرقے کے سوا باقی سب جہنم میں جائیں گے۔ صحابہ نے پوچھا یہ ناجی فرقہ کون سا ہے تو حضورؐ نے فرمایا وہ فرقہ جو میری اور میرے صحابہ کی سنت پر عمل پیرا ہوگا۔ یا جس کے حالات میرے اور میرے صحابہؓ جیسے ہوں گے"۔

شارح مشکوٰۃ اور فقہ حنفی کے مسلمہ عالم حضرت امام ملا علی قاریؒ تہتر فرقوں والی حدیث نبوی کی شرح میں لکھتے ہیں:

"پس یہ بہتر فرقے سب کے سب آگ میں ہونگے اور ناجی فرقہ وہ ہے جو روشن سنت محمدیہ اور پاکیزہ طریقہ احمدیہ پر قائم ہے"۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد اوّل صفحہ ۲۴۸)

مذکورہ حدیث جس میں لکھا ہے کہ

☆- مسلمانوں کے ۷۲ فرقوں کا عمل ایک جیسا ناری عمل ہوگا۔

☆- صرف ایک فرقہ تہترواں فرقہ جنتی ہوگا۔

☆- وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ طریقہ احمدیہ پر ہوگا۔

اب سنئے کہ کس طرح خدا نے تمام بہتر فرقوں کو گھیر کر ایک ہی جگہ اکٹھا کر دیا جس کو خود ان سب نے پاکستان میں جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دینے کے بعد خود اپنی زبانوں اور قلموں سے تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ پاکستان کے معروف اخبار "نوائے وقت" نے اپنی ۶/اکتوبر ۱۹۷۴ء کی اشاعت میں لکھا:

"اسلام کی ساری تاریخ میں اس قدر پورے طور پر کسی اہم مسئلہ پر کبھی اجماع اُمّت نہیں ہوا۔ اجماع امت میں ملک کے سب سے بڑے علماء دین اور حاملان متین کے علاوہ تمام سیاسی لیڈر اور ہر گروپ کے سیاسی راہنما کماحقہٗ متفق ہوئے ہیں اور صوفیائے کرام اور عارفین باللہ برگزیدگان تصوف و طریقت کو بھی پورا پورا اتفاق ہوا ہے کہ قادیانی فرقہ کو چھوڑ کر جو ۷۲ فرقے مسلمانوں کے بتائے جاتے ہیں سب کے سب اس مسئلہ کے حل پر متفق اور خوش ہیں"۔

دیکھئے خدا کی قدرت کہ ایک زمانے تک مذکورہ حدیث کی روشنی میں سب ہی خود کو اکیلا اور باقی ۷۲ کو ایک

باقی صفحہ (۱۱) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

یہ بالکل سچ ہے کہ مقبولین کی اکثر دعائیں منظور ہوتی ہیں بلکہ بڑا معجزہ ان کا استجابت دعا ہی ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف الہامی دعاؤں کا تذکرہ

(انڈونیشیا کی سرزمین پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا تیسرا خطبہ جمعہ)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۷ر جولائی ۲۰۰۰ء ۷ر وفا ۱۳۷۹ ہجری شمسی بمقام مسجد الہدایہ، جکارتہ (انڈونیشیا)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

اشهد ان لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد ان محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين

اهدنا الصراط المستقيم۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ. أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ﴾۔ (البقرہ:۱۸۷)

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

جیسا کہ اس مضمون کے عنوان سے پتہ چلتا ہے ابھی دعاؤں کے ذکر کا سلسلہ جاری ہے اور آج سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا ذکر شروع ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہت سی دعائیں ایسی ہیں جو قرآن کریم کے الفاظ میں عطا کی گئیں اور اسی طرح بعض دوسری الہامی دعائیں ہیں جن میں کچھ قرآن کریم کی آیات کا حصہ ہے اور کچھ زائد حصہ شامل ہے یعنی وہ قرآن کریم کی پوری کی پوری آیات نہیں اور اسی طرح بعض اور دعائیں ہیں جو الہاماً آپ کو سکھائی گئیں، یہ دعائیں مانگو اور جماعت کو بھی انہی دعاؤں کے متعلق تلقین کرو۔

سب سے پہلی الہامی دعا جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہوئی وہ ہے تریاق القلوب صفحہ ۴۶ پر قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْ لَا دُعَاءُكُمْ یعنی ان کو کہہ دے کہ میرا خدا تمہاری پرواہ کیا رکھتا ہے اگر تمہاری دعا نہ ہو۔ پھر اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ پس وہ کون ہے جو مجبور اور لاچار کی دعا سنتا ہے جب وہ اسے پکارے۔

پھر آئینہ کمالات اسلام میں یہ دعا درج ہے اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ تم مجھے پکارو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔ پھر تذکرہ صفحہ ۸۱ پر یہ درج ہے اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کو سنتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے۔ پھر ایک خوشخبری دی کہ تیری دعا مقبول ہوگی۔ پھر الہام ہوا اُجِيْبَتْ دَعْوَتُكَ کہ تیری دعا قبول کرلی گئی۔ پھر حقیقۃ الوحی میں یہ دعا ہے میں تیری ساری دعائیں قبول کروں گا مگر شرکاء کے بارے میں نہیں۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شرکاء جو آپ کو بہت دکھ دیا کرتے تھے ان کے حق میں اگر دعائیں کی گئیں تو وہ قبول نہیں کروں گا۔

قرآنی دعائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوئیں ان میں سے یہ بھی ہیں۔ اَللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّ هُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔ (سورۃ یوسف آیت ۶۵)۔ اللہ ہی بہتر حفاظت کرنے والا ہے اور وہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ پھر رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ۔ اے میرے رب مجھے صدق والی جگہ میں داخل فرما۔ پھر رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى۔ میرے رب مجھے دکھا تو کیسے مردے زندہ کرتا ہے۔

پھر وہ دعا جو طالبعلموں کو بھی میں اکثر کہتا ہوں وہ اپنے لئے یہ دعا کیا کریں رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا اے میرے رب میرے علم کو بڑھا۔ پھر سورۃ یوسف کی ۳۴ ویں آیت رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْ اِلَيْهِ۔ اے میرے رب قید خانہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے جس طرف یہ مجھے بلاتی ہے۔ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا۔ یہ سورۃ نوح کی ۲۷ ویں آیت ہے۔ اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی باشندہ نہ چھوڑ۔ پھر رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ۔ اے ہمارے رب ہم ایمان لائے پس تو ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔ پھر رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ۔ کہ اے ہمارے رب ہمارے اور ہماری قوم کے مابین واضح فیصلہ فرمادے اور تو بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ پھر اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ. مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ کہہ کہ میں شریر مخلوقات کی شرارتوں سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں اور اندھیری رات سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں جب وہ چھا جائے۔

قرآنی دعاؤں سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض راہنما ارشادات پیش ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”میرے ساتھ دنیا میں ایک بھی نہیں تھا جبکہ خدا نے مجھے یہ دعا سکھلائی کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ۔ یعنی اے خدا مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔“

یہ دعا بھی اللہ تعالیٰ نے دیکھو کیسے قبول فرمائی۔ ایک حضرت مسیح موعود کے دل سے یہ دعا اٹھی آج کروڑوں احمدی ہو چکے ہیں بلکہ ایک ایک سال میں کروڑہا احمدی بن رہے ہیں۔ سارا انڈونیشیا بھی گواہ ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے آپ کو اکیلا نہیں چھوڑا اور آپ کی گریہ وزاری کو قبول فرمایا۔

ایک دعا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کو نصیحت کی ہے کہ آخری رکعت میں یہ دعا ضرور پڑھا کرو یعنی رکوع کے بعد جب کھڑے ہوتے ہیں تو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ کے علاوہ یہ دعا بھی کیا کرو کہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ قعدہ میں بیٹھنے کے بعد یہ دعا کی جاتی ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نصیحت کی ہے کہ جس کو بھی یہ توفیق ہو، ممکن ہو ضروری نہیں ہے کہ ہر دفعہ کھڑے ہونے کے بعد یہ دعا ضرور کی جائے لیکن جو کر سکتا ہے اس کو کرنی چاہئے۔ یعنی اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی کامیابی عطا کر اور آخرت میں بھی کامیابی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک دعا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے۔ یہ دعا آدم کی مقبول ہو چکی ہے اللہ کے فضل سے۔ اس لئے جماعت کو بھی نصیحت ہے کہ وہ انہی الفاظ میں دعائیں کرتی رہے رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ یعنی اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور گھاٹا پانے والوں میں سے ہوں گے۔

ایک دعا ہے جو الفضل ۳ر جنوری ۱۹۲۷ء میں شائع ہوئی ہے۔ یہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدھا کو ایک کشف میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میری جماعت سے کہہ دو یہ دعا بہت کثرت سے پڑھیں رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ پس آج کل جو جماعت کو کثرت سے ترقی نصیب ہو رہی ہے انڈونیشیا میں بھی بہت بیعتیں ہوئی ہیں، بہت آئندہ ہوں گی، بہت بڑھ چڑھ

کرانشاء اللہ انڈونیشیا میں جماعتیں ترقی کریں گی میں پہلے بھی ان کو یہ نصیحت کرتا رہا ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کشفی پیغام کے بعد اب میں خصوصاً پھر تاکید کرتا ہوں کہ یہ دعا کیا کریں۔ اے ہمارے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دینا بعد اس کے کہ جو تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے حضور سے رحمت عطا کرنا یقیناً تو بہت عطا کرنے والا ہے۔

اب وہ الہامی دعائیں جو الہام ہوئی ہیں دعاؤں کے طور پر قرآن کریم میں بھی وہ الفاظ ملتے ہیں مگر یہ الہامی دعا ہے قرآنی آیت نہیں دراصل اس لئے کچھ تھوڑا سا تبدّل ہے۔ اس میں جو دعا الہاماً آپ کو سکھائی گئی۔ ۱۸۹۳ء میں یہ دعا الہام ہوئی رَبِّ اِنِّی مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ اے میرے اللہ میں مغلوب ہوں فَانْتَصِر تو میرے دشمن سے انتقام لے۔ پھر ۲۶/اپریل ۱۹۰۳ء کو یہ دوبارہ ان الفاظ میں الہام ہوئی۔ رَبِّ اِنِّی مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا کہ اے میرے رب میں مغلوب ہوں۔ میرا بدلہ لے اور ان کو اچھی طرح سے پیس ڈال۔ ایک روایت میں مغلوب کی بجائے مظلوم بھی آیا ہے کہ رَبِّ اِنِّی مَظْلُوْمٌ فَانْتَصِرْ۔

پھر یہ دعا ہے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِنَ السَّمَآءِ۔ اے میرے رب مغفرت فرما اور آسمان سے رحم نازل فرما۔ پھر ہے رَبِّ تَوَفَّنِی مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ کہ اے میرے رب مجھے مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر۔ پھر یہ دعا ہے رَبِّ نَجِّنِیْ مِنْ غَمِّیِ اے میرے رب مجھے غم سے نجات دے۔ پھر دعا ہے رَبِّ ھَبْ لِیْ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً میرے رب مجھے پاک اولاد عطا کر۔ پھر ہے۔ رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاکْتُبْنَا مَعَ الشّٰھِدِیْنَ اے ہمارے رب ہم ایمان لائے پس ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔

پھر یہ الہامی دعا ہے رَبَّنَا اِنَّا جِئْنَاکَ مَظْلُوْمِیْنَ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ کہ اے ہمارے رب ہم تیرے پاس مظلوم ہونے کی حالت میں آئے ہیں۔ پس ہمارے اور ظالم قوم کے درمیان امتیاز اور فرق ظاہر فرمادے۔ پھر ہے رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا اِنَّا کُنَّا خٰطِئِیْنَ۔ کہ اے ہمارے رب ہمارے گناہ ہمیں بخش دے ہم یقیناً خطاکار ہیں۔ پھر ۱۹۰۷ء میں یہ الہام ہوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا طُعْمَۃً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ کہ اے ہمارے رب ہمیں ظالم قوم کا لقمہ نہ بنا۔ پھر وَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْ اِلَیَّ یعنی انسانوں کے بہت سے دلوں کو میری طرف جھکا دے۔ فرمایا یہ ایک بشارت ہے سلسلہ کی ترقی کے لئے۔ پس آج آپ کی سرزمین بھی گواہ ہے کہ دیکھو کس کثرت سے لوگوں کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آگے جھکا دیا۔

ایک اور دعا ہے رَبِّ اَجْزِہٗ جَزَاءً اَوْفٰی۔ اے میرے رب اسے پوری پوری جزا دے۔ یہاں اس سے مراد کیا ہے۔ کس کو پوری پوری جزا دے؟ اس سے ماقبل یہ الہام ہوا اِمَامٌ رَافِعُ الْقَدْرِ یعنی بلند مرتبہ والا امام۔ تو چونکہ اس الہام کے بعد ہے اسے پوری پوری جزا دے تو مراد اپنی طرف ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے پوری پوری جزا عطا فرما۔

پھر لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ الہامی دعائیں بھی کرنی چاہئیں جو اپنی بیوی کے متعلق آپ نے کیں۔ اَصِحَّ زَوْجَتِیْ۔ اے میرے رب! میری بیوی کو صحت دے۔ پھر ہے رَبِّ اِشْفِ زَوْجَتِیْ ھٰذَا وَاجْعَلْ لَھَا بَرَکَاتٍ فِی السَّمَآءِ وَبَرَکَاتٍ فِی الْاَرْضِ کہ اے میرے رب میری اس بیوی کو شفا دے اور اس کے لئے آسمان اور زمین میں برکات پیدا فرما۔ بعض دفعہ لوگ جلدی کرتے ہیں اولاد کی خواہش کے لئے اور پہلے دعا پہ پورا زور نہیں لگاتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے میری اس بیوی کو شفا عطا فرمادے۔

پھر فرمایا رَبِّ زِدْنِیْ عُمُرِیْ یعنی یہ بھی الہام ہے وَعُمُرَ زَوْجَتِی زِیَادَۃً خَارِقَ الْعَادَۃِ کہ اے میرے رب میری عمر اور میری بیوی کی عمر خارق عادت طور پر بڑھادے۔ چنانچہ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے بہت لمبی خارق عادت عمر عطا فرمائی۔ پھر ہے رَبِّ لَا تُضِیْعْ عُمُرِیْ وَعُمُرَھَا وَاحْفَظْنِیْ مِنْ کُلِّ اٰفَۃٍ تُرْسَلُ اِلَیَّ۔ اے میرے رب میری عمر اور اس میری بیوی کی عمر ضائع نہ کرنا اور مجھے ہر مصیبت و آفت سے بچانا اور حفاظت فرمانا جو میری طرف بھیجی جائے یعنی جو مصیبتیں میری طرف بھیجی جائیں ان سے میری حفاظت فرمانا۔

پھر ہے رَبِّ احْفِظْنِیْ فَاِنَّ الْقَوْمَ یَتَّخِذُوْنَنِیْ سُخْرًا کہ اے میرے رب! میری حفاظت فرما کیونکہ قوم مجھے ہنسی کا نشانہ بنانے لگی ہے۔ پھر ہے رَبِّ اَخْرِجْنِیْ مِنَ النَّارِ۔ اے میرے رب مجھے آگ سے نکال۔ اس کے معاً بعد یہ الہام ہے سب حمد اللہ ہی کی ہے جس نے مجھے آگ سے بچایا۔

پھر زلزلہ کے متعلق آپ کو یہ الہامی دعا سکھائی گئی رَبِّ اَرِنِیْ اٰیَۃً مِّنَ السَّمَآءِ کہ اے رب! مجھے آسمان سے ایک نشان دکھا۔ اس دعا کے ساتھ اکرام مع الانعام کے الفاظ بھی الہام ہوئے جن سے اشارہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اس نشان کے ساتھ ایک عزت دے گا جس کے ساتھ ایک انعام ہوگا۔ فرمایا زلزلہ کی صورت آنکھوں کے آگے آگئی۔ پھر الہام ہوا رَبِّ اَخِّرْ وَقْتَ ھٰذَا کہ اے میرے رب! اس کا وقت ٹال دے اور کسی اور وقت پہ ٹال دے۔ پھر ساتھ ہی دوسرے الہام میں اس دعا کی قبولیت کا ذکر کر دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دوسرے وقت مقرر پر ٹال دیا ہے۔ پھر ہے اَرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ مجھے موعود گھڑی کا زلزلہ دکھا یعنی اس کا کشفی نظارہ کرا۔

پھر الہامی دعا ہے رَبِّ فَرِّقْ بَیْنَ صَادِقٍ وَ کَاذِبٍ اَنْتَ تَرٰی کُلَّ مُصْلِحٍ وَّصَادِقٍ۔ اے میرے رب صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا تو ہر ایک مصلح اور صادق کو جانتا ہے۔ فرمایا اس فقرہ الہامیہ میں عبدالحکیم خان کے اس قول کا ردّ ہے جو اپنے تئیں صادق ٹھہراتا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤں گا۔ پھر یہ الہامی دعا ہے رَبِّ لَا تُبْقِ لِیْ مِنَ الْمُخْزِیَاتِ ذِکْرًا کہ اے میرے رب میرے لئے رسوا کرنے والی چیزوں میں سے کوئی بھی باقی نہ رکھ۔ یہ نوٹ ہے یہ دعا بھی مقبول ہوئی۔ چنانچہ ۱۹۰۳ء میں ایک اور الہام میں اس دعا کی قبولیت کا وعدہ دیتے ہوئے فرمایا کہ میں تیرے متعلق رسوا کن باتوں کا ذکر تک نہیں چھوڑوں گا۔

پھر یہ دعا ہے اے میرے رب زمین پر کافروں میں کوئی باشندہ نہ چھوڑ۔ رَبِّ اجْعَلْنِیْ غَالِبًا عَلٰی غَیْرِیْ۔ اے میرے رب مجھے غیر پر غالب کردے۔ یہ جو کافروں میں کوئی باشندہ نہ چھوڑ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ جن کے مقدر میں کفر لکھا گیا ہے اور وہ اس سے ٹل نہیں سکتے۔ یہ مراد نہیں کہ ہر شخص جو اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کر رہا تھا اس کی ہلاکت کی دعا دی گئی ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کو غور سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ہرگز ہر کفر کرنے والے کے خلاف یہ دعا نہیں تھی ورنہ آج کثرت سے لوگ کیسے احمدی ہوتے۔ تو مطلب یہ ہے کہ جن کے مقدر میں کفر کی موت لکھی ہوئی ہے پھر ان کو اٹھا لے اس دنیا سے کیونکہ جیسا کہ حضرت نوحؑ نے اپنی دعا میں ذکر کیا تھا کہ اب یہ کافر بچے ہی پیدا کریں گے یہ بہتر ہے اٹھ جائیں۔

پھر دعا ہے رَبِّ اجْعَلْنِیْ غَالِبًا عَلٰی غَیْرِیْ۔ اے میرے رب مجھے میرے غیر پر غالب کردے۔ اس سے متصل دوسرا الہام میری فتح کا ہے جو اس الہامی دعا کی قبولیت کا ایک اشارہ ہے۔ پھر ہے وَاجْعَلْ لِیْ غَلَبَۃً فِی الدُّنْیَا وَالدِّیْنِ یعنی اور دنیا اور دین میں مجھے غلبہ عطا کر۔ پھر ہے۔ وَاجْعَلْ لِیْ نَافِعًا ھٰذِہِ التِّجَارَۃَ۔ اور اے میرے اللہ میرے لئے تجارت نفع والی بنا۔ یہاں دنیا کی تجارت مراد نہیں بلکہ قرآن کریم نے جس تجارت کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ یہ اسی تجارۃ کی طرف اشارہ ہے۔

رَبِّ سَلِّطْنِیْ عَلَی النَّارِ۔ اے میرے خدا مجھے آگ پر مسلط کر دے یعنی عذاب کی آگ میرے حکم میں ہو جاوے۔ اب آپ نے یہ معجزہ انڈونیشیا میں بھی دیکھا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جس طرح آپ کے غلاموں کو بھی آگ پر مسلط کر دیا اور آگ ان کے تابع اور غلام بن گئی۔

ولادت: خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور پُرنور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت بچے کا نام سلمان احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سیٹھ محمد یونس صاحب مرحوم آف بھدرک کا پوتا ہے بچے کے نیک صالح خادم دین ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (کرشن احمد آف بھدرک)

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

GUARANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Sonika
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

پھر ایک زبور کی دعا ہے جو بعینہ انہی الفاظ میں ہے جو عبرانی میں ہیں اور یہی دعا متی میں بھی درج ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے کہ اے خدا میں دعا کرتا ہوں کہ مجھے نجات بخش اور مشکلات سے رہائی فرما۔ ہم نے نجات دے دی۔ یہ ایک پیشگوئی ہے جو دعا کی صورت میں کی گئی ہے چنانچہ پچیس برس کے بعد یہ پیش گوئی پوری ہوئی۔

پھر یہ الہامی دعا سکھائی گئی اے میرے رب مجھ پر تجلی فرما، تجلی فرما۔ پھر یہ دعا سکھائی گئی اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ هٰذِهِ الرُّؤْيَا کہ اے اللہ! میری اس رؤیا کو میرے لئے بابرکت فرما دے۔ اس رؤیا کا ذکر نہیں مگر جو بھی رؤیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دکھائی گئی تھی اس کے متعلق یہ دعا سکھادی گئی کہ اے اللہ میری اس رؤیا کو میرے لئے بابرکت فرمادے۔

پھر ہے اَللّٰهُمَّ اِنْ اَهْلَكْتَ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ فَلَنْ تُعْبَدَ فِي الْاَرْضِ اَبَدًا۔ یہ وہ دعا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بدر سے پہلے خدا کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کیا تھا کہ اگر تو نے یہ میرے غلام جن کو میں نے عبادت کا گر سکھایا ہے اگر یہ ہلاک کردئے، ان کو ہلاک ہونے دیا تو پھر تیری سچی عبادت آئندہ کبھی بھی نہیں کی جائے گی۔ تو اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنی جماعت کو یہ دعا سکھارہے ہیں اور یہ دعا دے رہے ہیں کہ میں نے ان کو سچی عبادت کے گر سکھائے ہیں اگر یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو پھر سچی عبادت کرنے والے دنیا میں باقی نہیں رہیں گے۔

ان دعاؤں کے متعلق چونکہ یہ وقت تھوڑا ہوتا ہے اور ترجمہ بھی ہونا ہے اس لئے میں نے اس خطاب کو مختصر رکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں اب دعاؤں کی قبولیت کے متعلق یہ میں عرض کررہا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

"یہ بالکل سچ ہے کہ مقبولین کی اکثر دعائیں منظور ہوتی ہیں بلکہ بڑا معجزہ ان کا استجابت دعا ہی ہے۔ جب ان کے دلوں میں کسی مصیبت کے وقت شدت سے بے قراری ہوتی ہے اور اس شدید بے قراری کی حالت میں وہ اپنے خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں تو خدا ان کی سنتا ہے اور اس وقت ان کا ہاتھ گویا خدا کا ہاتھ ہو جاتا ہے۔ خدا ایک مخفی خزانے کی طرح ہے۔ کامل مقبولوں کے ذریعہ سے وہ اپنا چہرہ دکھلاتا ہے خدا کے نشان تبھی ظاہر ہوتے ہیں جب اس کے مقبول ستائے جاتے ہیں اور جب حد سے زیادہ ان کو دکھ دیا جاتا ہے تو سمجھو کہ خدا کا نشان نزدیک ہے بلکہ دروازہ پر ہے۔ کیونکہ یہ وہ قوم ہے کہ کوئی اپنے پیارے بیٹے سے ایسی محبت نہیں کرے گا جیسا کہ خدا ان لوگوں سے کرتا ہے جو دل وجان سے اس کے ہو جاتے ہیں۔ وہ ان کے لئے عجائب کام دکھلاتا ہے اور ایسی اپنی قوت دکھلاتا ہے کہ جیسا ایک سوتا ہوا شیر جاگ اٹھتا ہے۔ خدا مخفی ہے اور اس کے ظاہر کرنے والے یہی لوگ ہیں۔ وہ ہزاروں پردوں کے اندر ہے اس کا چہرہ دکھلانے والی یہی قوم ہے"۔ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۰،۲۱)

خطبہ ثانیہ کے متعلق حضور انور نے استفسار فرمایا کہ یہ دعا جو نیچے بیٹھ کر پھر اٹھ کر کھڑے ہونے کی دعا یہ ترجمہ کے بعد ہونی چاہئے یا ترجمہ سے پہلے؟ پھر حضور نے فرمایا اب میں انتظار کروں گا ترجمہ ہوگا انڈونیشین زبان میں پھر اس کے بعد میں دوبارہ کھڑے ہو کر یہ آخری دعا جو مسنون دعا پڑھی جاتی ہے یہ بیٹھ کر کروں گا۔ اب ترجمہ کے لئے ظفر اللہ پونتو صاحب تشریف لائیں۔ ☆☆☆

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ حیدر آباد کو زیر انتظام مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد "جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم" منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ (الحمد للہ) یہ حیدر آباد جماعت کی خوش نصیبی تھی کہ اس موقعہ پر محترم عالی جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان۔ مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم قضا اور مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ بھارت قادیان یہاں حیدر آباد تشریف لائے ہوئے تھے۔ ۱۲/ ربیع الاول بمطابق ۱۵/ جون ۲۰۰۰ء بعد نماز عصر زیر صدارت مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب بمقام مسجد احمدیہ افضل گنج جوبلی ہال "جلسہ سیرت النبی صلعم" منعقد ہوا۔ جماعت احمدیہ حیدر آباد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی بے حد ممنون ومشکور ہے کہ باوجود شدید مصروفیات کے ازراہ شفقت جلسہ میں شرکت فرمائی۔ مہمانان خصوصی میں مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد، مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب صوبائی امیر اور مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری امیر حیدر آباد تشریف فرما تھے۔

جلسے کا آغاز محترم حافظ قاری عبد القیوم صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں مکرم منصور احمد صاحب نے نعت پڑھی۔ اس کے بعد مکرم عبد الرفیع صاحب، مکرم مبشر احمد اور غلام نعیم الدین صاحب نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر مدلل و پر جوش تقریر فرمائی۔ خاکسار نے بعنوان "حضرت رسول عربی بحیثیت حکمران" تقریر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عدل و انصاف۔ امن وصلح۔ نظم وضبط، اخوت ومساوات اور رواداری کے اسلوب احباب جماعت کے سامنے پیش کر کے اس پر عمل پیرا ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت داعی الی اللہ" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے نومبائعین کی تربیت دعوت الی اللہ کیلئے احباب جماعت سے تعاون کی اپیل کی۔ بعد ازاں مکرم شجاعت حسین صاحب نے نہایت دلنشیں انداز میں نظم پیش کی صدارتی خطاب میں محترم صدر موصوف نے حضرت رسول عربی صلعم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو بیان فرمایا۔ اور اس پر عمل پیرا ہونے کی نصیحت فرمائی۔ آخر میں مکرم امیر صاحب حیدر آباد نے تمام احباب جماعت کا پر خلوص شکریہ ادا کیا۔ بعد دعا تمام احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کو ہر جہت سے بابرکت فرمائے۔ (سید طفیل احمد شہباز مبلغ سلسلہ حیدر آباد)

دعائے مغفرت

مکرم کریم ظفر ملک صاحب Frankfurt جرمنی سے اپنے خط محررہ ۱۸-۸-۲۰۰۰ میں اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۴/ جولائی کو میجر عبد الرحمٰن صاحب فضل خاکسار کے خسر لندن آئے تھے اچانک بیمار ہوئے اور ۲۵/ جولائی کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت بزرگ اور عالم انسان تھے۔ بہت سال جماعت کی خدمت کی توفیق ملتی رہی اور انگریزی تراجم کرتے رہے اور دو سال امریکہ میں ریویو آف ریلیجن کے ایڈیٹر بھی رہے اور اسی طرح لندن بھی حضور کی ہدایت پر ڈیڑھ سال یہی خدمت سرانجام دی ۲۹/ جولائی بعد نماز ظہر وعصر حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جنازہ پڑھایا مرحوم کا چہرہ دیکھا اور دعا فرمائی۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور ۲۸/ جولائی کو بعد نماز عصر مقبرہ بہشتی ربوہ میں دفن ہوئے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور کروٹ کروٹ سکینت سے نوازے آمین۔ لواحقین میں سے ۴ بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں جن میں دو بیٹے راولپنڈی میں باقی سب بچے امریکہ اور غیر ممالک میں ہیں۔ مرحوم حضرت میاں عبد العزیز فضل صاحب صحابی کے صاحبزادے تھے۔ ۲۰۰۰-۹-۱ ان کی نماز جنازہ غائب قادیان میں ادا کی گئی۔ (ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان)

ضروری وضاحت بابت داخلہ مدرسۃ المعلمین قادیان

گزشتہ سالوں میں یہ طریق رہا ہے کہ مدرسۃ المعلمین کے ماہ اگست کے سالانہ داخلہ کے علاوہ بھی سارا سال معلمین کی ٹریننگ کیلئے آنے والے طلباء کو مختلف اوقات میں داخلہ دیا جاتا رہا ہے۔ جس سے ایک تو معلم کا کورس بھی نامکمل رہتا تھا دوسرا انتظامیہ کو بھی بہت ساری دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔

لہٰذا آئندہ سے مندرجہ بالا طریق ختم کیا جارہا ہے۔ اب صرف ماہ اگست کے آخر تک قادیان آنے والے امیدواران کو ہی مدرسۃ المعلمین میں داخلہ دیا جائے گا۔ ان اوقات کے علاوہ جو درخواستیں آئیں گی ان پر غور نہیں کیا جائے گا۔ اور بعد میں آنے والے امیدواران کو واپس کردیا جائے گا جس کی ذمہ داری دفتر پر نہ ہوگی البتہ علماء کلاس کا کورس چونکہ چھ ماہ کا ہوتا ہے لہٰذا ان کا داخلہ ایک بار ماہ اگست میں ہوگا اور دوسری بار ماہ جنوری میں ہوگا۔ تمام نگران صاحبان دعوۃ الی اللہ امراء صاحبان اور سرکل انچارج صاحبان مطلع رہیں۔

(ہیڈ ماسٹر مدرسۃ المعلمین قادیان)

بقیہ: Bad-Vilbel میں تبلیغی نشست

صدر جماعت Ortenberg نے اپنے دائرہ کار میں بھرپور حصہ لیا۔ اس کے علاوہ قریبی ریجنز سے بھی امراء سے تعاون کی درخواست کی گئی۔ الحمد للہ تبلیغی نشست ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام منتظمین وکارکنان کو بہترین جزاء سے نوازے اور شرکاء کو اس نشست کے بابرکت ثمرات سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ارشاد نبوی ﷺ
خیر الزاد التقویٰ
سب سے بہتر زاد راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دعا:-
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بنٹنک لین کلکتہ 700001
دکان-248-1652, 248-5222
رہائش-243-0794, 27-0471

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے
JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.
Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039
Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

آج سے سو سال پہلے یعنی انیس سو کے الہامات میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر ہندوؤں کے کرشن اور آریوں کے بادشاہ کے طور پر ملتا ہے۔ چنانچہ اس سال ہندوستان میں احمدیت کو جو غیر معمولی پذیرائی اور قبولیت نصیب ہوئی ہے، وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے انہی الہامات کا ایک کرشمہ ہے جو ہندوستان میں اللہ تعالیٰ نے ان الہامات کو پورا کرتے ہوئے غیر معمولی برکت عطا فرمائی ہے اس کا ذکر انشاءاللہ آخر پر ہوگا۔ ناقابل یقین کامیابیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے وہاں عطا فرمائی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تتمہ حقیقۃ الوحی میں لکھتے ہیں:

"جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا اِن دنوں میں انتظار کرتے ہیں۔ وہ کرشن مَیں ہی ہوں۔ اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تُو ہی ہے۔ آریوں کا بادشاہ"۔

(تتمہ حقیقۃالوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۵)

۱۹۰۰ء کے الہامات میں سے ایک الہام یہ ہے:

"ایک بڑا تخت مربع شکل کا ہندوؤں کے درمیان بچھا ہوا ہے جس پر مَیں بیٹھا ہوا ہوں۔ ایک ہندو کسی کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے۔ کرشن جی کہاں ہیں۔ جس سے سوال کیا گیا وہ میری طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ یہ ہے۔ پھر تمام ہندو روپیہ وغیرہ نذر کے طور پر دینے لگے۔ اتنے ہجوم میں سے ایک ہندو بولا:-

"ہے کرشن جی رُودّر گوپال"۔(البدر جلد نمبر ۲ نمبر ۴۱، ۴۲۔ ۲۹/اکتوبر ۱۹۰۲ء)

پھر "خدا تعالیٰ نے کشفی حالت میں بارہا مجھے اس بات پر اطلاع دی ہے کہ آریہ قوم میں کرشن نام ایک شخص جو گزرا ہے، وہ خدا کے برگزیدوں اور اپنے وقت کے نبیوں میں سے تھا۔ اور ہندوؤں میں اُوتار کا لفظ درحقیقت نبی کے ہم معنی ہے۔ اور ہندوؤں کی کتابوں میں ایک پیشگوئی ہے اور وہ یہ کہ آخری زمانہ میں ایک اُوتار آئے گا جو کرشن کے صفات پر ہوگا۔ اور اس کا بروز ہوگا اور میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ مَیں ہوں۔ کرشن کی دو صفت ہیں۔ ایک رودّر یعنی درندوں اور سوروں کو قتل کرنے والا۔ یعنی دلائل اور نشانوں سے۔ دوسرے گوپال یعنی گائیوں کو پالنے والا یعنی اپنے انفاس سے نیکوں کا مددگار۔ اور یہ دونوں صفتیں مسیح موعود کی صفتیں ہیں۔ اور یہی دونوں صفتیں خدا تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷۔ صفحہ ۱۳۰۔ حاشیہ)

۲/مارچ ۱۹۰۰ء کو الہام ہوا: "اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ...... ایسا ہی اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کا بھی الہام ہوا۔"(الحکم جلد ۴، نمبر ۲۹۔ بتاریخ ۱۲/اگست ۱۹۰۰ء، صفحہ ۱۰)

۔ یعنی بیماریاں پھیلیں گی اور جانیں ضائع ہوں گی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

"خدا نے مجھے کہا کہ اُٹھ اور ان لوگوں کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم خدا کی گواہی ردّ کر دو گے۔ خدا کا کلام جو میرے پر نازل ہوا۔ اُس کے یہ الفاظ ہیں۔

قُلْ عِنْدِیْ شَھَادَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔

قُلْ عِنْدِیْ شَھَادَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَ قُلْ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔ اَیْ مُرْسَلٌ مِّنَ اللّٰہِ۔(از اشتہار معیار الاخیار ۲۔ بتاریخ ۲۵/ مئی ۱۹۰۰ء)

یہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدا نے الہام کیا تھا اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ پس حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے عشق میں ڈوبے ہوئے انسان کو بھی جزوی طور پر یہی درجہ عطا کیا گیا۔ یعنی غلاموں کے غلام اور کامل طور پر حضرت محمد رسول اللہ کے عشق میں ڈوبا ہوا۔ اور جس طرح آپؐ تمام بنی نوع انسان کی طرف بھیجے گئے تھے۔ آج دنیا گواہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے تمام قوموں کی طرف بھیجا ہے۔

"ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں۔ ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے۔ پس تم قبول کرو گے یا نہیں۔ کہہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو۔ تو آؤ میری پیروی کرو۔ تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔"

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں:

"آج ۲ جون ۱۹۰۰ء کو بروز شنبہ بعد دوپہر دو بجے کے وقت مجھے تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ ایک ورق جو نہایت سفید تھا، دکھلایا گیا۔ اس کی آخری سطر میں لکھا تھا:- اِقبال

مَیں خیال کرتا ہوں کہ آخر سطر میں یہ لفظ لکھنے سے انجام کی طرف اشارہ تھا۔ یعنی انجام باقبال ہے۔

پھر ساتھ ہی یہ الہام ہوا:

قادر کے کاروبار نمودار ہوگئے ۔۔۔ کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہوگئے

اس کے یہ معنے مجھے سمجھائے گئے کہ عنقریب کچھ ایسے زبردست نشان ظاہر ہو جائیں گے۔ جن سے کافر کہنے والے، جو مجھے کافر کہتے تھے، الزام میں پھنس جائیں گے اور خوب پکڑے جائیں گے اور کوئی گریز کی جگہ ان کے لئے باقی نہیں رہے گی۔ یہ پیشگوئی ہے ہر ایک پڑھنے والا اس کو یاد رکھے۔'

(اشتہار مشمولہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ۲۶)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

اس کے بعد ۳ جون ۱۹۰۰ء کو بوقت ساڑھے گیارہ بجے یہ الہام ہوا:-

کافر جو کہتے تھے وہ نگونسار ہوگئے

جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہوگئے

یعنی کافر کہنے والوں پر خدا کی حجت ایسی پوری ہو گئی کہ ان کے لئے کوئی عذر کی جگہ نہ رہی۔ یہ آئندہ زمانہ کی خبر ہے کہ عنقریب ایسا ہوگا اور کوئی ایسی چمکتی ہوئی دلیل ظاہر ہو جائے گی کہ فیصلہ کر دے گی۔"(از اشتہار مشمولہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ، صفحہ ۲۷)

پھر لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک دفعہ دردِ سر کی شکایت تھی اور اس دوران تکلیف کے وقت بار بار یہ الہام ہوا۔ "اِنِّیْ مَعَ الْاُمَرَاءِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔"

(از مکتوب مولانا عبدالکریم صاحبؓ مورخہ ۸/ ستمبر ۱۹۰۰ء۔ مندرجہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۵ مورخہ ۱۰/ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

مَیں صاحب امر لوگوں کے ساتھ تیری طرف اچانک آؤں گا۔ یہاں امراء سے مراد امیر لوگ نہیں ہیں بلکہ صاحب اَمر لوگ ہیں

۱۹۰۰ء کا ایک اور الہام جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"ایک دفعہ مجھے مرض ذیابیطس کے سبب بہت تکلیف تھی۔ کئی دفعہ سو سو مرتبہ دن میں پیشاب آتا تھا۔ دونوں شانوں میں ایسے آثار نمودار ہو گئے۔ جن سے کاربنکل کا اندیشہ تھا۔ تب میں دُعا میں مصروف ہوا۔ تو یہ الہام ہوا۔ "وَالْمَوْتِ اِذَا عَسْعَسَ"۔ یعنی قسم ہے موت کی جب کہ ہٹائی جائے۔ چنانچہ یہ الہام بھی ایسا پورا ہوا کہ اس وقت سے لے کر ہمیشہ ہماری زندگی کا ہر ایک سیکنڈ ایک نشان ہے۔"

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۳۵)

۱۹۰۰ء کا ایک اور الہام کہ:

"بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔ پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ و روشن شد نشانہائے من۔ بڑا مبارک وہ دن ہوگا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا، پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا۔"

(اربعین نمبر تین، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۸)

۱۹۰۰ء کا ایک اور الہام ہے:

"ایک عزّت کا خطاب۔ ایک عزّت کا خطاب۔ لَکَ خِطَابُ الْعِزَّۃِ۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا...... خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھاوے۔ اور آفاق میں تیرے نام کی خوب چمک دکھاوے۔ مَیں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اور قدرت نمائی سے تجھے اُٹھاؤں گا۔ آسمان سے کئی تخت اُترے۔ مگر سب سے اُونچا تیرا تخت بچھایا گیا"۔ حضور نے فرمایا یہ ایک بائبل کی پیشگوئی ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حق میں بڑی شان سے پوری ہوئی ہے کہ جتنے نبیوں کا نام قرآن کریم میں آتا ہے اتنے ہی نبیوں کے متعلق کہ ۲۴ تخت تھے یا ۲۵ تھے۔ غالباً وہ اتارے گئے ہیں۔ سب سے اوپر پھر ایک اور تخت اترا ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا تخت ہے۔ تو اس زمانے کی یہ پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں بھی بروزی طور پر پوری ہو رہی ہیں۔ "آسمان سے کئی تخت اترے مگر سب سے اونچا تیرا تخت بچھایا گیا"۔ دشمنوں سے مُلاقات کرتے وقت فرشتوں نے تیری مدد کی۔

خدا تیرے سب کام درست کر دیگا۔ اور تیری ساری مُرادیں تجھے دے گا۔ ربّ الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔ اگر مسیح ناصری کی طرف دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اِس جگہ اُس سے برکات کم نہیں ہیں۔ اور مجھے آگ سے مت ڈراؤ۔ کیونکہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔"

(اربعین نمبر تین۔ روحانی خزائن صفحہ ۳۷، ۳۸)

۱۹۰۰ء کا ایک اور الہام ہے:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"لوگ آئے اور دعویٰ کر بیٹھے۔ شیر خدا نے ان کو پکڑا۔ شیر خدا نے فتح پائی۔"

(اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۸)

پھر ہے: "ہم نے احمد کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ تب لوگوں نے کہا کہ یہ کذّاب ہے۔ اور انہوں نے اُس پر گواہیاں دیں۔ اور سیلاب کی طرح اُس پر گرے۔ اُس نے کہا۔ کہ میرا دوست قریب ہے مگر پوشیدہ۔ تجھے میری مدد آئے گی۔ مَیں رحمان ہوں۔ تو قابلیّت رکھتا ہے۔ اس لئے تو ایک بزرگ بارش کو پائے گا۔ مَیں ہر یک قوم میں سے گروہ کے گروہ تیری طرف بھیجوں گا۔ مَیں نے تیرے مکان کو روشن کیا۔ یہ اس خدا کا کلام ہے جو عزیز اور رحیم ہے"۔(اربعین۔ روحانی خزائن جلد ۱۷۔ صفحہ ۸۲)

پھر ہے: "کیا یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم ایک بڑی جماعت ہیں۔ انتقام لینے والے۔ یہ سب بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے۔ اور خدا قابل تعریف ہے جس نے تجھے دامادی اور آبائی عزّت بخشی۔ اپنی قوم کو ڈرا۔ اور کہہ کہ مَیں خدا کی طرف سے ڈرانے والا ہوں۔ ہم نے کئی کھیت تیرے لئے طیار کر رکھے ہیں اے

ابراہیم۔ اور لوگوں نے کہا کہ ہم تجھے ہلاک کریں گے۔ مگر خدا نے اپنے بندہ کو کہا۔ یہ کچھ خوف کی جگہ نہیں۔ مَیں اور میرے رسول غالب ہوں گے۔ اور مَیں اپنی فوجوں کے ساتھ عنقریب آؤں گا۔ مَیں سمندر کی طرح موجزنی کروں گا۔ خدا کا فضل آنیوالا ہے۔ اور کوئی نہیں جو اس کو رڈ کر سکے۔

یہ کلام خدا کی طرف سے ہے جو غالب اور رحیم ہے۔ تا تو اُن لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے اور تا دوسری قوموں کو دعوتِ دین کرے۔ عنقریب ہے کہ خدا تم میں اور تمہارے دشمنوں میں دوستی کر دیگا اور تیرا خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ اس روز وہ لوگ سجدے میں گریں گے یہ کہتے ہوئے کہ اے ہمارے خدا ہمارے گناہ معاف کر ہم خطا پر تھے۔ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں خدا معاف کرے گا اور وہ ارحم الراحمین ہے۔

مکذبین کے لئے مجھ کو چھوڑ دے۔ مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا۔ میرا دن بڑے فیصلہ کا دن ہے۔ اور تُو سیدھی راہ پر ہے۔ اور جو کچھ ہم ان کے لئے وعدے کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان سے کچھ تیری زندگی میں تجھے دکھلا دیں۔ اور یا تجھ کو وفات دے دیں۔ اور بعد میں وہ وعدے پورے کریں۔ اور مَیں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ یعنی تیرا رفع الی اللہ دنیا پر ثابت کردُوں گا۔ اور میری مدد تجھے پہنچے گی۔ مَیں ہوں وہ خدا جس کے نشان دلوں پر تسلط کرتے ہیں اور ان کو قبضہ میں لے آتے ہیں۔

(اربعین نمبر تین، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۲ تا ۳۷)

پھر الہام ہوا: "ظالموں کے بارے میں مجھ سے کچھ کلام نہ کر وہ تو ایک غرق شدہ قوم ہے۔ اور تجھے ان لوگوں نے ایک ہنسی کی جگہ بنا رکھا ہے اور کہتے ہیں کہ کیا یہی ہے جو خدا نے مبعوث فرمایا۔ اور تیری طرف دیکھتے ہیں اور تُو اُنہیں نظر نہیں آتا۔ اور یاد کر وہ وقت جب تیرے پر ایک شخص سراسر مکر سے تکفیر کا فتویٰ دے گا............ وہ اپنے بزرگ ہامان کو کہے گا کہ اس تکفیر کی بنیاد تو ڈال کہ تیرا اثر لوگوں پر بہت ہے اور تو اپنے فتویٰ سے سب کو افروختہ کر سکتا ہے سو تو سب سے پہلے اس کفر نامہ پر مُہر لگا۔ تا سب علماء بھڑک اُٹھیں اور تیری مُہر کو دیکھ کر وہ بھی مُہریں لگا دیں اور تا کہ مَیں دیکھوں کہ خدا اس شخص کے ساتھ ہے یا نہیں کیونکہ مَیں اس کو جھوٹا سمجھتا ہوں (تب اُس نے مُہر لگا دی) ابولہب ہلاک ہو گیا۔ اور اُس کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے (ایک وہ ہاتھ جس کے ساتھ تکفیر نامہ کو پکڑا اور دوسرا وہ ہاتھ جس کے ساتھ مُہر لگائی یا تکفیر نامہ لکھا) اس کو نہیں چاہئے تھا کہ اس کام میں دخل دیتا۔ مگر ڈرتے ڈرتے۔ اور جو تجھے رنج پہنچے گا وہ تو خدا کی طرف سے ہے۔ جب وہ ہامان تکفیر نامہ پر مُہر لگا دے گا تو بڑا فتنہ برپا ہو گا۔ پس تو صبر کر۔ جیسا کہ اُولوالعزم نبیوں نے صبر کیا............ یہ فتنہ خدا کی طرف سے فتنہ ہو گا تا وہ تجھ سے بہت محبت کرے۔ جو دائمی محبت ہے جو کبھی منقطع نہیں ہو گی اور خدا میں تیرا اجر ہے۔ خدا تجھ سے راضی ہو گا۔ اور تیرے نام کو پورا کریگا بہت ایسی باتیں ہیں کہ تم چاہتے ہو۔ مگر وہ تمہارے لئے اچھی نہیں۔ اور بہت ایسی باتیں ہیں کہ تم نہیں چاہتے اور وہ تمہارے لئے اچھی ہیں۔ اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے"۔

(اربعین نمبر تین، از صفحہ ۲۴ تا ۲۹۔ وضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۲ تا ۱۹)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ پیشگوئی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بار بار پوری ہو چکی ہے۔ سب سے پہلے تو بھٹو کے زمانہ میں جب اس نے اس وقت کے ہامان یعنی سعودی عرب کے بادشاہ سے درخواست کی تھی کہ تم دستخط کرو تو اس سے ساری قوم تیرے پیچھے لگ جائے گی اور بھڑک اٹھے گی اور سب علماء آپ کے دستخط کرنے کے بعد اس فتوے پر دستخط کر دیں گے۔

یہ واقعہ ہوا لیکن اللہ نے اس ہامان کو بھی ہلا کر دیا اور ایسے معجزانہ طور پر ہلاک کیا کہ کوئی اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے اپنے بھتیجے نے اس کو تلوار سے قتل کر دیا اور پھر بھٹو کا جو انجام ہوا وہ آپ سب لوگ اچھی طرح جانتے ہیں۔ پھر اس کے بعد ضیاء الحق کی باری آئی اس کے ساتھ خدا نے کیا سلوک کیا یہ بھی آپ سب لوگ جانتے ہیں۔ پس یہ پیشگوئی ہے جو بار بار انشاء اللہ پوری ہوتی رہے گی۔ ہمارے زمانہ میں بھی، انشاء اللہ۔ اللہ جانتا ہے کہ کس رنگ میں پوری فرمائے مگر انشاء اللہ ہم ضرور اسے اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا دیکھیں گے۔

پھر الہام ہوا ہے۔

"اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ. وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَتْرُكَكَ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ. سُبْحَانَ اللّٰهِ اَنْتَ وَ قَارُهٗ. فَكَيْفَ يَتْرُكُكَ. اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ فَاخْتَرْنِیْ. قُلْ رَبِّ اِنِّیْ اخْتَرْتُكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ.

مَیں اُس کو ذلیل کرونگا جو تیری ذلت چاہتا ہے اور مَیں اُس کو مدد دونگا۔ جو تیری مدد کرتا ہے۔ اور خدا ایسا نہیں جو تجھے چھوڑ دے۔ جب تک وہ پاک اور پلید میں فرق نہ کر لے۔ خدا ہر ایک عیب سے پاک ہے اور تو اس کا وقار ہے۔ پس وہ تجھے کیونکر چھوڑ دے۔ مَیں ہی خدا ہوں۔ تو سراسر میرے لئے ہو جا۔ تو کہہ اے میرے ربّ! مَیں نے تجھے ہر چیز پر اختیار کیا"۔ (اربعین نمبر ۲ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۳)

پھر یہ الہام ہے:

ہم نے احمد کو یعنی اس عاجز کو اُس کی قوم کی طرف بھیجا۔ پس قوم اُس سے رُوگردان ہو گئی اور انہوں نے کہا کہ یہ تو کذّاب ہے۔ دُنیا کے لالچ میں پڑا ہوا ہے۔ یعنی ایسے ایسے حیلوں سے دُنیا کمانا چاہتا ہے۔

اور اُنہوں نے عدالتوں میں اُس پر گواہیاں دیں تا اُس کو گرفتار کراویں۔ اور وہ ایک تُند سیلاب کی طرح جو اُوپر سے نیچے کی طرف آتا ہے اُس پر اپنے حملوں کے ساتھ گر رہے ہیں۔ مگر وہ کہتا ہے کہ میرا پیارا مجھ سے بہت قریب ہے۔ وہ قریب تو ہے مگر مخالفوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہے۔" (حقیقۃالوحی۔ صفحہ ۲۶۶ تا ۲۷۱)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ مخالفوں کی آنکھ سے پوشیدہ کا ذکر پہلے بھی گزر چکا ہے۔ اصل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک شعر میں اس کی تشریح ہے ؎

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں ... نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

تو یار نہاں میں پوری طرح ڈوب گئے اور خدا کی امان میں آ گئے۔ یہ مراد ہے اس سے۔

"لوگ تجھے اپنی شرارتوں سے ڈرائیں گے۔ پر خدا تجھے دشمنوں کی شرارت سے آپ بچائے گا۔ گو لوگ نہ بچاویں۔ اور تیرا خدا قادر ہے۔ وہ عرش پر سے تیری تعریف کرتا ہے۔ یعنی جو گالیاں نکالتے ہیں ان کے مقابل پر خدا عرش پر تیری تعریف کرتا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں اور جو ٹھٹھا کرنے والے ہیں ان کے لئے ہم اکیلے کافی ہیں۔

..... خدا نے قدیم سے لکھ رکھا ہے یعنی مقرر کر رکھا ہے کہ مَیں اور میرے رسول ہی غالب ہوں گے۔ یعنی گو کسی قسم کا مقابلہ آ پڑے جو لوگ خدا کی طرف سے ہیں۔ وہ مغلوب نہیں ہوں گے۔ اور خدا اپنے ارادوں پر غالب ہے، مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ خدا وہی خدا ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو بدل دے"۔

(اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۷۲ تا ۷۴)

"اُن کو کہہ دے میں اپنی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی وحی اور حکم سے یہ سب باتیں کہتا ہوں۔ اور مَیں اس زمانہ میں تمام مومنوں میں سے پہلا ہوں۔ ان کو کہدے کہ اگر تم خدا تعالےٰ سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔ اور یہ لوگ مکر کریں گے۔ اور خدا بھی مکر کرے گا۔ اور خدا بہتر مکر کرنے والا ہے۔ اور خدا ایسا نہیں کرے گا۔ کہ وہ تجھے چھوڑ دے جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق نہ کر لے۔ اور تیرے پر دنیا اور دین میں میری رحمت ہے اور تو آج ہماری نظر میں صاحبِ مرتبہ ہے اور ان میں سے ہے جن کو مدد دی جاتی ہے۔ اور مجھ سے تو وہ مقام اور مرتبہ رکھتا ہے۔ جس کو دنیا نہیں جانتی اور ہم نے دنیا پر رحمت کرنے کے لئے تجھے بھیجا ہے۔........ (اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۷۰، ۷۱)

پھر ہے: "اے میرے احمد تجھے بشارت ہو۔ تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ میں نے اپنے ہاتھ سے تیرا درخت لگایا۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ اور تو میری درگاہ میں وجیہہ ہے۔ میں نے اپنے لئے تجھے چُنا۔ تُو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ پس وقت آگیا ہے کہ تو مدد دیا جائے۔ اور لوگوں میں تیرے نام کی شہرت دی جائے۔ اے احمد تیرے لبوں میں نعمت یعنی حقائق اور معارف جاری ہیں۔ اے احمد تو برکت دیا گیا اور یہ برکت تیرا ہی حق تھا"۔ (اربعین نمبر ۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۷۰)

پھر ہے: "اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے گا۔ اگرچہ لوگ تیری حفاظت نہ کریں۔ اور اگر لوگ تیری حفاظت نہ کریں۔ تو اللہ تیری حفاظت کرے گا۔ پاک ہے اللہ۔ تو خدا کا وقار ہے۔ پس وہ تجھے ترک نہیں کرے گا۔ تو وہ مسیح ہے۔ جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالےٰ کافروں کے لئے مومنوں پر الزام لگانے کا کوئی ذریعہ نہیں رکھے گا۔ کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ ہم زمین کو کم کرتے چلے آتے ہیں۔ اس کی تمام طرفوں سے۔ کیا تُو نے نہیں دیکھا۔ کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ پس تم ایک وقت تک نشانات کی انتظار کرو۔ تو برگزیدہ مسیح ہے اور مَیں تیرے ساتھ اور تیرے انصار کے ساتھ ہوں۔ اور تُو میرا اسم اعلیٰ ہے۔ تو مجھے ایسا ہے۔ جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ تو میرے تمام محبوبوں کا قائم مقام ہے۔ پس صبر کر یہاں تک کہ ہمارا حکم آوے۔ اور اپنے نزدیکی رشتہ داروں کو ڈرا۔ اور اپنی قوم کو ڈرا۔ اور کہہ مَیں کھلا کھلا نذیر ہوں۔ یہ ایک بد خلق قوم ہے۔ انہوں نے میرے نشانوں کی تکذیب کی اور ٹھٹھا کیا۔ سو خُدا اُن کے لئے تجھے کفایت کرے گا۔ اور اس کو تیری طرف واپس لائے گا۔ اللہ تعالےٰ کے کلمات کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں۔ اور اللہ کا وعدہ حق ہے۔ اور تیرا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کہہ مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے۔ اور تو شک کرنے والوں سے مت ہو۔

(اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۰، ۴۱)

پھر الہام ہے: "خدا اپنے پاس سے تیری مدد کرے گا۔ وہ لوگ تیری مدد کریں گے۔ جن کے دلوں میں مَیں الہام ڈالوں گا"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اور یہ نظارے بکثرت دنیا نے دیکھے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد الہامات کے ذریعہ اور وحی و کشوف کے ذریعہ ہوئی ہے۔ اب بھی ہو رہی ہے اور آئندہ بھی ہوتی رہے گی۔

فرمایا: "مَیں غم سے تجھے نجات دوں گا۔ مَیں خدا قادر ہوں۔ ہم تجھے ایک کُھلی فتح دینگے۔ جو ولی کو فتح دی جاتی ہے۔ وہ بڑی فتح ہوتی ہے اور ہم نے اس کو خاص اپنا رازدار بنایا۔ سب انسانوں سے زیادہ بہادر ہے اور اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو وہیں سے وہ لے آتا۔ خدا اُس کے بُرہان کو روشن کریگا۔ اے احمد رحمت تیرے لبوں پر جاری کی گئی۔ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ خدا تیرے ذکر کو اونچا کرے گا۔ اور دنیا اور آخرت میں اپنی

نعمت تیرے پر پوری کرے گا۔اے میرے احمد تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔میں نے تیرا درخت اپنے ہاتھ سے لگایا۔اور ہم نے تیری طرف نظر کی۔اور کہا کہ اے آگ جو فتنہ کی آگ قوم کی طرف سے ہے۔اس ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا"۔(اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۱،۱۰)

"تُو مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید اور تفرید۔ پس وقت آگیا ہے کہ تجھ کو لوگوں میں شہرت دی جائے گی۔اب تو تیرے پر وہ وقت ہے کہ کوئی بھی تجھ کو نہیں پہچانتا۔اور نزدیک ہے کہ تو تمام لوگوں میں شہرت پا جائے گا۔......... اور یاد کر وہ آنے والا زمانہ جب کہ ایک شخص تیرے پر تکفیر کا فتویٰ لگائے گا۔اور اپنے کسی ایسے شخص کو جس کے فتویٰ کا دنیا پر عام اثر ہوتا ہو۔ کہے گا۔ کہ اے ہامان میرے لئے اس فتنہ کی آگ بھڑکا۔ تا مَیں اُس شخص کے خدا پر اطلاع پاؤں اور مَیں خیال کرتا ہوں کہ یہ جھوٹا ہے۔ ہلاک ہو گئے دونوں ہاتھ ابی لہب کے اور وہ بھی ہلاک ہو گیا۔(یعنی جس نے یہ فتویٰ لکھا یا لکھوایا) اُس کو نہیں چاہئے تھا کہ اس معاملہ میں دخل دیتا مگر ڈرتے ڈرتے...... اس فتوٰی تکفیر سے جو کچھ تکلیف تجھے پہنچے گی۔ وہ تو خدا کی طرف سے ہے۔ یہ ایک فتنہ ہوگا پس صبر کرو جیسا کہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا۔اور آخر خدا منکرین کے مکر کو سُست کر دے گا۔ سمجھ اور یاد رکھ کہ یہ فتنہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوگا۔ تا وہ تجھ سے بہت سا پیار کرے۔ یہ اس خدا کا پیار ہے جو غالب اور بزرگ ہے اور اس مصیبت کے صلہ میں ایک ایسی بخشش ہے جو کبھی منقطع نہیں ہو گی"۔(اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۲،۱۱)

"اے عیسٰی مَیں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اُٹھاؤں گا...... مَیں تیری جماعت کو تیرے مخالفوں پر قیامت تک غلبہ دُوں گا۔ایک گروہ پہلوں میں سے ہو گا۔ جو اوائل حال میں قبول کرلیں گے۔اور ایک گروہ پچھلوں میں سے ہو گا۔ جو متواتر نشانوں کے بعد مانیں گے۔ مَیں اپنی چمکار دکھلاؤنگا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤنگا دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُسے قبول نہ کیا، لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ خدا اُس کا نگہبان ہے خدا کی عنایت اس کی نگہبان ہے۔ ہم نے اس کو اُتارا اور ہم ہی اُس کے نگہبان ہیں خدا بہتر نگہبانی کرنیوالا ہے۔اور وہ رحمان اور رحیم ہے۔ کفر کے پیشوا تجھے ڈرائیں گے تُو مت ڈر کہ تُو غالب رہے گا۔ خدا ہر ایک میدان میں تیری مدد کرے گا۔ میرا دن ایک بڑے فیصلہ کا دن ہے۔ میری طرف سے یہ وعدہ ہو چکا ہے کہ مَیں اور میرے رسول فتحیاب رہیں گے۔ کوئی نہیں کہ میری باتوں میں کچھ تبدیلی کر دے۔ تُو میرے ساتھ اور مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ تیرے لئے مَیں نے رات اور دن پَیدا کیا۔ جو چاہے کر کہ تو مغفور ہے۔ تُو مجھ سے وہ نسبت رکھتا ہے جس کی دُنیا کو خبر نہیں۔

(اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۳)

"خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔اور وہ ہنسی کرنے والوں کیلئے کافی ہو گا۔ یہ تمام کاروبار خدا کی رحمت سے ہے۔ وہ اپنی نعمت تیرے پر پوری کریگا۔ تاکہ لوگوں کے لئے نشان ہو۔ ان کو کہدے کہ اگر خدا تعالےٰ سے محبت رکھتے ہو۔ تو آؤ میری پَیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔اور ان کو کہدے کہ میرے پاس میری سچائی پر خدا کی گواہی ہے۔ پس کیا تم خدا کی گواہی قبول کرتے ہو یا نہیں۔اور ان کو کہہ دے کہ تم اپنی جگہ پر کام کرو اور مَیں اپنی جگہ پر کرتا ہوں۔ پھر تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ خدا کس کے ساتھ ہے۔ خدا نے تجلّی فرمائی ہے کہ تا تم پر رحم کرے۔اور اگر تم نے مُونہہ پھیر لیا تو وہ بھی مُونہہ پھیر لیگا۔اور سچائی کے مخالف ہمیشہ کے زندان میں رہیں گے۔ تجھ کو یہ لوگ ڈراتے ہیں۔ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ مَیں نے تیرا نام متوکّل رکھا۔ خدا عرش پر سے تیری تعریف کر رہا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ لوگ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے مونہہ کی پھونکوں سے بُجھا دیں۔ مگر خدا اُس نور کو نہیں چھوڑے گا جب تک پُورا نہ کرلے۔ اگرچہ منکر کراہت کریں۔ ہم عنقریب اُن کے دلوں میں رُعب ڈالیں گے۔ جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کریگا تو کہا جائیگا کہ کیا یہ سچ نہ تھا۔ جیسا کہ تم نے سمجھا اور کہتے ہیں کہ یہ صرف بناوٹ ہے۔ اُن کو کہہ دے کہ خدا ہے جس نے یہ کاروبار بنایا۔ پھر ان کو چھوڑ دے تا اپنے بازیچہ میں لگے رہیں"۔(اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۰)

"ہم جب کسی چیز کو چاہیں۔ تو ہمارا حکم اس کے متعلق صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ ہم کہتے ہیں۔ ہو جا۔ پس وہ ہو جاتی ہے۔ ہم انہیں ایک مقررہ وقت تک مہلت دے رہے ہیں۔ جو نزدیک وقت ہے۔اور اللہ تعالیٰ کا تجھ پر بیشمار فضل ہے۔ تیرے پاس میری نصرت آئیگی۔ مَیں ہی رحمان ہوں۔اور جب اللہ کی نصرت آئی اور مَیں فیصلہ کے لئے متوجہ ہوا۔ تو کہیں گے۔ اے ہمارے رب ہمیں بخش دے۔ ہم خطاکار ہیں اور ٹھوڑیوں کے بَل گریں گے۔ (تب انہیں کہا جائے گا کہ) آج تم پر کوئی گرفت نہیں۔ اللہ تمہیں معاف کرے۔اور وہ سب سے زیادہ معاف کرنے والا ہے۔ ان دنوں میں تمہیں بشارت ہو۔ دشمنوں کے چہرے حقیر ہو جائیں گے۔ اس دن ظالم کفِ دست مَلے گا اور کہے گا۔ کاش مَیں اس رسول کا راستہ اختیار کر لیتا۔ اور کہتے ہیں یہ تو انسان کا اپنا بنایا ہوا کلام ہے۔ کہہ اگر یہ غیر اللہ کا کلام ہوتا۔ تو تم اس میں بہت اختلاف پاتے۔اور مومنوں کو بشارت دو کہ اُن کے لئے اُن کے رب کے حضور میں ظاہر و باطن طور پر کامل درجہ ہے۔ اللہ انہیں ہرگز رُسوا نہیں کرے گا"۔(اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۱)

گیارہ دسمبر ۱۹۰۰ء کا الہام ہے:

(ا)"میں ہرگز یقین نہیں رکھتا۔ کہ مَیں اس وقت سے پہلے مروں۔ جب تک کہ میرا قادر خدا اُن جُھوٹے الزاموں سے مجھے بری...... ثابت نہ کرے...... اسی کے متعلق قطعی اور یقینی طور پر مجھ کو گیارہ دسمبر انیس سو، روز پنجشنبہ کو یہ الہام ہوا۔

برمقامِ فلک شدہ یارب + گر امیدے دہم مدار عجب

بعد گیارہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مَیں نہیں جانتا کہ ۱۱ دن ہیں یا ۱۱ ہفتہ یا ۱۱ مہینے یا ۱۱ سال۔ مگر بہرحال ایک نشان میری بریّت کے لئے اس مدّت میں ظاہر ہو گا۔" (اربعین نمبر چار، روحانی خزائن صفحہ ۲۱ حاشیہ)

(ب) برمقامِ فلک شدہ یارب + گر امیدے دہم مدار عجب

(خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تیری دُہائی اب آسمان پر پہنچ گئی ہے۔ اب مَیں اگر تجھے کوئی امید اور بشارت دُوں، تو تعجب مت کر میری سنت اور موہبت کے خلاف نہیں) بعد گیارہ۔ انشاء اللہ (فرمایا اس کی تفہیم نہیں ہوئی۔ کہ گیارہ سے کیا مراد ہے۔ گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا۔ یہی ہندسہ گیارہ کا دکھایا گیا ہے)۔"

(الحکم جلد ۴ نمبر ۴۵۔ بتاریخ ۱۷/ دسمبر ۱۹۰۰ء)

"ہم تجھ پر بعض اور آسمانی اسرار اُتارنا چاہتے ہیں۔اور دشمنوں کو پارہ پارہ کر دینگے۔اور ہم فرعون اور ہامان اور اُس کے لشکر کو وہ کچھ دکھائیں گے۔ جس سے وہ ڈرتے ہیں۔ کہہ اے کافرو! مَیں سچا ہوں۔ پس تم ایک وقت تک میرے نشانات کا انتظار کرو۔ ہم عنقریب انہیں اپنے نشان اُن کے ارد گرد اور ان کی ذاتوں میں دِکھائیں گے۔ اس دن حُجّت قائم ہو گی۔ اور کُھلی کُھلی فتح ہو جائے گی۔ خدائے رحمان کا حکم ہے۔ اس کے خلیفہ کے لئے۔ جس کی آسمانی بادشاہت ہے اس کو ملک عظیم دیا جائے گا۔ اور خزانے اس کے لئے کھولے جائیں گے۔ اور تمام زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اُٹھے گی۔ یہ اللہ کا فضل ہے۔ اور تمہاری نگاہ میں عجیب۔ تجھ پر سلامتی ہو۔ ہم نے تجھے ایک عظیم الشان حُجّت کے طور پر اُتارا ہے۔ اور تیرا رب قادر ہے۔ تجھ پر برکات اور سلامتی ہو تم پر اس خدا کا سلام جو رحیم ہے تو قابلیّت رکھتا ہے اس لئے تو ایک بزرگ بارش کو پائے گا۔ تیرے تین عضووں پر خاص طور پر خدا کی رحمت نازل ہو گی۔ ایک تو آنکھ اور باقی دو اَور۔ اور ہم تجھے پاکیزہ زندگی دیں گے۔ ہم نے تجھے خیر کثیر دی ہے۔ پس تو اپنے رب کی عبادت کر اور قربانیاں کر۔ اللہ مَیں ہی ہُوں پس میری ہی عبادت کر۔ اور میرے غیر سے مدد مت طلب کر۔ مَیں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میری طاقت کے سوا کوئی طاقت نہیں۔ ہم جب کسی قوم کی حدود میں اُترتے ہیں۔ تو ان لوگوں کی صبح خراب ہوتی ہے جنہیں ڈرایا گیا ہو۔ مَیں اپنی فوجوں کے ساتھ یکدم آؤں گا۔ (اس دن) کُھلی کُھلی فتح ہو گی۔ اور کامیابی ہو گی۔ مَیں سمندر کی طرح موجزن ہوں گا۔ اس جگہ ایک فتنہ برپا ہو گا۔ پس صبر کر جیسا کہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا۔ ...... دشمن چاہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے نور کو بجھا دیں۔ اور اللہ اپنے امر پر غالب ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ بلندی تیرے لئے ہے اور پستی تیرے دشمنوں کے حصہ میں۔ اور جدھر تم مُنہ پھیرو گے۔ اُدھر ہی اللہ کی توجہ ہو گی۔ کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا۔

(اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷۔ صفحہ ۴۲،۴۱)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس سے پہلے کئی بار فوجی انقلابات آچکے ہیں اور احمدیوں نے اپنے بھولے پن میں یہ لکھا کہ دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی پوری ہو گئی اور یہ اللہ کی فوج ہے۔ وہ اللہ کی فوج کیسے ہو گئی جس پر ملّاں حکومت کُرتا ہے اور گردن پہ پیر تسمہ پا کی طرح سوار ہو اس کو اللہ کی فوج کب کہا جاتا ہے۔ اس لئے صبر کریں اور یقین رکھیں۔ اللہ کی فوج آسمانی فوج ہے۔ وہ فرشتوں کو دلوں پر اتارے گا اور حیرت انگیز انقلاب برپا کرے گا۔

پس اللہ، انشاء اللہ، آپ کے ساتھ ہے، اللہ آپ کے ساتھ ہی رہے گا۔ یقین رکھیں، اس پر توکل کریں۔

حضور نے فرمایا ماشاء اللہ ایک اور بڑی خوشخبری ابھی امیر صاحب نے مجھے دی ہے۔ رجسٹریشن کے اعداد و شمار کے مطابق آج کی حاضری بیس ہزار ۷۶۳ ہے۔ اس کے بالمقابل گزشتہ سال پہلے دن کی حاضری چودہ ہزار تھی۔ اب تک ۷۶ ممالک کے وفد پہنچ چکے ہیں۔ گزشتہ سال یہ تعداد صرف ساٹھ تھی۔ اس وقت جلسہ میں ۴۷۳ غیر از جماعت ایسے دوست شامل ہیں جو بیرونی ممالک سے تشریف لائے ہیں الحمدللہ علی ذلک۔ اب دیکھیں آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ انشاء اللہ کل اور پرسوں ابھی باقی ہیں۔ یہ جگہ تو ابھی بہت تنگ ہو گئی ہے۔ کچھ لوگوں کو باہر بھی کھڑے دیکھ رہا ہوں۔

آخر پر حضور ایدہ اللہ نے جلسہ کی افتتاحی دعا کروائی۔

روایتی
زیورات
جدید فیشن
کے ساتھ

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

علماءِ ظواہر کی "روشن دماغی" کا ایک دلچسپ نمونہ

مولانا دوست محمد شاہد مورخ احمدیت ربوہ

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ علیہ، ولادت ۲۶ جون ۱۵۶۴ء - وفات ۱۰ دسمبر ۱۶۲۴ء آسمان تصوف و روحانیت کے درخشندہ و تابندہ ستارے تھے اور آپ کے مکتوبات شمع ہدایت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اکابرین میں سے کسی نے دیکھا کہ ابلیس لعین فارغ بیٹھا ہے اور گمراہ کرنے اور دلوں کو بہکانے سے بے فکر ہے۔ اس بزرگ نے اس لعین سے اس کا راز دریافت کیا تو شیطان نے جواب دیا کہ علماء سوء اس وقت میرے اس کام میں میری زبردست مدد کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے مجھے اس مہم سے فارغ کر دیا ہے۔

حق بات یہ ہے کہ اس زمانہ میں ہر سستی اور مداہنت جو امور شرعیہ میں واقعہ ہو چکی ہے اور ہر فتور جو دین وملت کی ترویج واشاعت میں پیدا ہو چکا ہے سب علماء کی شومی کے باعث ہے اور ان کی نیتوں کے فساد کی وجہ سے ہے"۔

(اردو ترجمہ مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، حصہ اول - کراچی: مدینہ پبلشنگ کمپنی، ۱۹۷۰ء مکتوب نمبر ۳۳)

ایک دوسرے مقام پر آپ نے اپنی روحانی فراست وبصیرت کی بناء پر یہ خبر دی ہے کہ:

"ممکن ہے کہ علماء ظواہر پر مسیح محمدی کے اجتہادات کی بوجہ ان کے ماخذ کے کمال ودقیق ہونے کے مخالفت کریں اور ان کو کتاب وسنت کے مخالف گردانیں"۔ (ایضاً - دفتر دوم، مکتوبات نمبر ۵۵)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانۂ بعثت میں علماء کا رُخِ کردار کیا تھا؟ اس کی ایک جھلک اس دور کے عظیم مسلم لیڈر علامہ الطاف حسین حالی، ولادت ۱۸۳۸ء۔ وفات ۱۹۱۴ء، کے مندرجہ ذیل اشعار سے خوب نمایاں ہوتی ہے۔ مولانا فرماتے ہیں:

گونجتا منبر پہ ہے یوں بیٹھ کر گویا کہ آپ
آسمان سے لے کے اترے ہیں ابھی حکم خدا
ہاتھ میں تیرے ہے گویا نار و جنت کی کلید
جس نے پوجا تجھ کو وہ فردوس میں داخل ہوا
نیکیاں برباد ہیں ساری تری خدمت بغیر
فرقہ ناجی ہے بس اک پوجنے والا ترا
اپنی اک امت الگ سب سے بنانے کیلئے
تفرقے ڈالے ہیں دینِ حق میں تونے جا بجا
چاہتا ہے قوم میں جوتی سدا چلتی رہے
کشتی اسلام کا پھر کیوں نہ ہو تو ناخدا؟

(کلیاتِ نظمِ حالی، حصہ اوّل۔ لاہور: انجمن ترقی ادب، صفحہ ۴۵۸)

پھر فتنہ ملائیت کا نقشہ کھینچتے ہوئے ملا ہی کو مخاطب کر کے علامہ ارشاد فرماتے ہیں:

خبط ہے اِک تم کو کہہ دوں گر برا مانو نہ تم
آپ ہو بیمار اور دیتے ہو اوروں کو دوا
کر دیا رُسوا تری تزویر نے تذکیر کو
ورنہ اِک منصب تھا یہ شایانِ شانِ انبیاء۔

(کلیاتِ نظمِ حالی۔ صفحہ ۴۵۶)

برصغیر کے ایک سخنور کا کیا خوب شعر ہے۔

شیطاں کو سوجھتی ہیں ہر دم نئی نئی
گو ہے سیہ کار پہ روشن دماغ ہے

عجیب بات ہے علماء سوء کی تزویر میں بھی ہمیشہ "روشن دماغی" کا عنصر پایا جاتا رہا ہے۔ اس ضمن میں حضرت شیخ نور احمد صاحب مالک ریاض ہند پریس امرتسر کے قلم سے ۱۸۹۳ء کا ایک نہایت پر لطف اور دلچسپ واقعہ سنئے اور سر دھنئے۔ آپ امرتسر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی، ۲۲ر مئی تا ۵ جون ۱۸۹۳ء کی، جنگِ مقدس اور عیسائیوں کے خلاف تبلیغی جہاد پر روشنی ڈالنے کے بعد فرماتے ہیں:

"بحث کے خاتمہ پر مولویوں نے پھر شور مچایا کہ عیسائیوں کے ساتھ بحث تو ہو چکی اب ہمارے ساتھ بحث کر لو۔ اور مولوی محمد حسین بٹالوی نے بھی ایک اشتہار لاہور سے بھیجا کہ میں مرزا صاحب سے مباہلہ کیلئے امرتسر آتا ہوں اور کوئی تقریر نہ ہوگی۔ حضرت صاحب نے اس کے جواب میں ایک اشتہار لکھا کہ مولوی محمد حسین مجھ سے ہرگز مباہلہ نہیں کریں گے اور میرے سامنے تک نہیں آئیں گے۔ اگلا دن مولوی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کا تھا کہ مولوی محمد حسین بھی امرتسر پہنچ گئے۔ عیدگاہ میں بہت ہجوم ہو گیا اور مولوی محمد حسین بھی اس ہجوم سے اچھے خاصے فاصلہ پر کھڑے ہو کر کچھ تقریر کرنے لگے، لوگوں کا خیال تھا کہ بعد تقریر مولوی صاحب مباہلہ کریں گے۔ مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ یہ میرے سامنے مباہلہ کیلئے نہیں آئیں گے لیکن یہ تو آ گئے جب انہوں نے آدھا پونا گھنٹہ تقریر میں گزار دیا تو مولوی عبدالحق غزنویوں کے شاگرد غزنوی مولویوں کے مشورہ سے مباہلہ کیلئے آگے بڑھے، حضرت اقدس نے مباہلہ کی دُعا جو مولوی عبدالحق نے لکھ کر دی تھی وہ بلند آواز سے انہی الفاظ میں پڑھی۔ آپ کے اسطرح پڑھنے سے حاضرین بہت متاثر ہوئے۔ میں بھی پاس ہی کھڑا تھا۔ دُعا کیخاتمہ پر حضرت نے اور سب نے دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھائے اور میں نے بھی ہاتھ اُٹھائے تو اس دوران میں حافظ محمد یعقوب صاحب برادر حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار نہر جو غزنوی مولویوں کے معتقدین میں سے تھے ایک چیخ مار کر روتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں آگرے اور کہا کہ آپ مجھے اپنی بیعت میں لے لیں۔ حضرت اقدس نے فرمایا مباہلہ سے فارغ ہو لیں تو بیعت لیں گے یہ نظارہ دیکھ کر تمام غزنویوں اور ان کے معتقدین کے ہوش اُڑ گئے اور مولوی محمد حسین صاحب تو خدا جانے کہاں غائب ہو گئے۔ اس وقت لوگوں نے یقین کر لیا کہ مرزا صاحب کی وہ بات سچی ہوئی کہ مولوی محمد حسین مباہلہ کیلئے میرے سامنے نہیں آئیں گے۔ مولوی عبدالحق غزنوی نے کوئی دُعا نہیں کی، صرف حضرت اقدس نے اپنے حق میں بددُعا کی کہ اگر میں سچا نہیں ہوں تو اللہ تعالیٰ مجھے ہلاک کر دے اور مباہلہ ختم ہو گیا۔ اور حضرت مکان پر تشریف لے آئے اور سب آدمی اپنے اپنے گھر چلے گئے اس کے بعد مولویوں نے پھر شور مچایا کہ ہم سے بحث ہونی چاہئے اس پر حضرت نے ایک اشتہار شائع کیا کہ جس مولوی صاحب نے بحث کرنی ہو وہ کوئی مقام تجویز کریں ہم آج سے تیسرے روز یہاں سے چلے جائیں گے پھر کوئی عذر نہ رہے گا۔ لیکن مولوی خاموش ہو گئے، اس پر خواجہ یوسف شاہ صاحب رئیس امرتسر نے مولویوں سے کہا کہ اب بحث کیوں نہیں کرتے جب کہ مرزا صاحب نے بحث منظور کر لی ہے جب وہ چلے جائیں گے تو تم اس وقت پھر شور مچاؤ گے کہ مرزا صاحب بھاگ گئے اور علماء امرتسر سے بحث نہیں کی۔ مولویوں نے جواب دیا کہ ہم بحث کریں گے پہلے باہم مشورہ کر لیں۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے مولویوں کو ڈرا رکھا تھا کہ تم میں سے کوئی مولوی بھی مرزا صاحب سے بحث نہیں کر سکتا وہ ذرا سی دیر میں تم کو قابو کر لیں گے اور ایک دو سوال و جواب میں ہی تمہارا ناطقہ بند کر دیں گے۔ بہتر ہے کہ کسی بہانہ سے بحث کو ٹال دو۔ اس کے بعد تمام علمائے امرتسر مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی وغیرہ غزنویاں و مولوی رسل بابا و مولوی غلام اللہ قصوری وغیرہم مشہور وغیر مشہور محمد جان کی مسجد کے نیچے کے ایک حجرہ میں بیٹھ گئے اور مؤذن سے کہہ دیا کہ حجرہ کا دروازہ مقفل کر کے چابی اپنے پاس رکھے اور مولوی رسل بابا صاحب نے کہا کہ اگر کوئی پوچھے تو کہہ دینا کہ کہیں دعوت پر گئے ہیں دیر میں آئیں گے۔ خواجہ یوسف شاہ صاحب اس مسجد میں مولویوں کو تلاش کرتے ہوئے آ گئے۔ مؤذن سے پوچھا مولوی صاحبان کہاں ہیں اس نے کہا دعوت پر گئے ہیں۔ پھر خواجہ صاحب موصوف مولوی عبدالجبار صاحب کے ہاں گئے وہاں سے بھی یہی جواب ملا کہ کسی دعوت پر گئے ہیں۔ خواجہ صاحب نے بلند آواز سے کہا کہ سب مولوی دعوت پر گئے ہیں۔ یہاں کوئی بھی نہیں اور آج کا دن بحث کا تھا مرزا صاحب چلے جائیں گے۔ مولوی لوگ بعد میں شور مچائیں گے آخر یہ بحث کب ہوگی۔ وہاں سے پھر خواجہ صاحب مولویوں کی تلاش میں نکلے اور پتہ کیا لگا کہ کس کے ہاں یہ دعوت ہے اور دوبارہ محمد جان کی مسجد کی طرف آئے تو اچانک کسی نے بتا دیا کہ تمام مولوی اس مسجد کے نیچے کے حجرہ میں جمع ہیں اور باہر دروازہ پر قفل لگا ہوا ہے تا کہ کسی کو پتہ نہ لگے۔ مؤذن سے خواجہ صاحب نے پھر پوچھا کہ مولوی صاحب کہاں ہیں مؤذن نے پھر یہی جواب دیا کہ دعوت پر گئے ہیں۔ خواجہ صاحب نے کہا کس کے یہاں؟ اس کا جواب اس نے خوفزدہ ہو کر دیا کہ مجھے معلوم نہیں اس پر خواجہ صاحب نے کہا کہ مسجد کے نیچے کے حجرہ کی چابی کہاں ہے اس نے کہا میرے پاس ہے۔ فرمایا لاؤ اس نے کنجی دیدی خواجہ صاحب نے حجرہ کھولا جب اندر جا کر دیکھا تو سب مولوی حجرہ کے اندر بیٹھے ہوئے پائے۔ مولویوں کا رنگ زرد ہو گیا اور کانپنے لگے۔ خواجہ صاحب کہنے لگے آج کا دن بحث کا ہے اور تم چھپ کر بیٹھے ہو۔ کل مرزا صاحب چلے جاویں گے تو بحث کس سے ہوگی؟ مولویوں نے کھسیانے ہو کر کہا کہ ہاں ہم مشورہ کر رہے ہیں تھوڑی دیر میں آپ کو اطلاع دی جائے گی آپ تسلی رکھیں۔ خواجہ صاحب تاکید کر کے چلے گئے۔ اس پر مولویوں نے خواجہ صاحب کو کچھ اتہ پتہ نہ دیا تو خواجہ صاحب کو یقین ہو گیا کہ مولوی صاحبان بحث نہیں کر سکتے اور سچ بھی یہی تھا اس پر خواجہ صاحب خاموش ہو گئے۔

لیکن جب حضرت اقدس قادیان واپسی کیلئے تیار ہوئے تو مولوی صاحبان نے عین آپ کے سٹیشن پر پہنچنے سے پہلے ایک مطبوعہ اشتہار جو پہلے سے چھپوا لیا گیا تھا آپ کی سواری کے پیچھے پیچھے تقسیم کرنا اور شور مچانا شروع کر دیا اور دیواروں پر بھی لگا دیا جس میں لکھا تھا کہ "مرزا بھاگ گیا" اور زبانی بھی واویلا کرتے جاتے تھے۔ دو چار روز کے بعد پھر امرتسر کے سب مولوی جمع ہوئے اور مشورہ کرنے لگے میں بھی اتفاقاً ادھر جا نکلا معلوم ہوا کہ ہر ایک اپنی اپنی رائے میں کسی مولوی کو بحث کیلئے انتخاب کر رہا ہے۔ کوئی مولوی محمد حسین بٹالوی کو حضرت اقدس سے بحث کیلئے کھڑا کرنے کو کہتا تھا، کوئی مولوی عبدالجبار غزنوی کو۔ کسی کی نظر مولوی رسل بابا امرتسری پر تھی۔ آخری مولوی غلام اللہ صاحب قصوری بولے کہ بحث سے انکار تو نہیں کرنا چاہئے ہاں یہ لکھ دو کہ کابل یا مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں بحث ہونی چاہئے نہ وہاں جائیں گے نہ مباحثہ ہوگا"۔

(رسالہ "نور احمد" از شیخ نور احمد - امرتسر: ریاض ہند پریس صفحہ ۳۲، ۳۴)

☆ ☆ ☆

......وصایا......

منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع کرے۔(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۵۰۸۹: میں امۃ الشافی رومی زوجہ مکرم محمد موسیٰ گجراتی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۰۰-۳-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند مبلغ دس ہزار روپئے ہے۔

	G M.G.
۲- ہار کانٹے انگوٹھی طلائی ایک سیٹ وزن	30-000
۳- کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن	10-000
۴- کڑا طلائی ایک عدد وزن	10-000
۵- چین طلائی ایک عدد وزن	22-000
۶- بالیاں طلائی ایک جوڑی	7-000
۷- انگوٹھی طلائی ایک عدد وزن	3-000
۸- انگوٹھی طلائی ایک عدد وزن	2-500
۹- کوکے طلائی ۲ عدد	0-500
میزان	85-000 گرام

موجودہ قیمت 39950-00 روپئے

نقرئی زیور وزن ۵۰۰-۷۰ موجودہ قیمت مبلغ -/۶۰۰ روپئے مذکورہ بالا منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کبھی مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا ذریعہ آمد کوئی نہیں میں رہن سہن کے معیار کے مطابق ماہوار -/۳۰۰ کے اخراجات پر جس کا سالانہ حصہ آمد مبلغ -/۳۶۰ روپئے بنتا ہے۔ حصہ آمد میں چندہ ادا کرتی رہوں گی۔ انشاء اللہ

میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی آمد کا ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

ادریس احمد اسلم قادیان — امۃ الشافی رومی — محمد مقبول طاہر قادیان

وصیت نمبر ۱۵۰۹۰: میں منیر احمد انور ولد مکرم نذیر احمد ننگلی قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۰۰-۴-۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ آمد کا ذریعہ صدر انجمن احمدیہ سے ملنے والی تنخواہ مبلغ -/۲۴۱۲ روپے ماہوار ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں گا اس کی اطلاع دفتر مجلس کارپرداز کو کرونگا۔ انشاء اللہ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ العمل ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

محمد عبد الرزاق — منیر احمد انور — داؤد احمد قریشی

وصیت نمبر ۱۵۰۹۱: میں مینو ممتاز زوجہ منیر احمد صاحب ننگلی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۰۰-۴-۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔

میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

طلائی انگوٹھی ایک	وزن ۳۰-۲	۰۰-۱۰۰۰ روپئے
طلائی ایک انگوٹھی	۸۰۰-۳	۰۰-۱۵۲۰ روپئے
طلائی ایک سیٹ ۲۳ کیرٹ	۹۰-۴۲	۰۰-۱۷۱۳۷ روپئے
طلائی ایک ٹاپس	۶۰-۳	۰۰-۱۵۰۵ روپئے
طلائی ایک بالی	۵۰-۶	۰۰-۲۷۰۰ روپئے
طلائی ایک ہار	۶۰۰-۳۰	۱۲۲۵۵ روپئے
میزان		۰۰-۳۶۱۱۷ روپئے
زیور چاندی کل وزن ۳۴-۱۹۲	قیمت	۰۰-۲۰۴۲ روپئے
کل میزان		۰۰-۳۸۱۵۹ روپئے

بنک بیلنس -/۳۵۰۷ روپئے ہے۔

حق مہر مبلغ -/۶۰۰۰ روپئے بذمہ خاوند ہے مجھ کو میرے خاوند کی طرف سے ماہوار -/۴۰۰ روپئے جیب خرچ ملتے ہیں۔ جس کے ۱/۱۰ ماہوار -/۴۰ روپئے حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی آمد و جائیداد پر ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرتی رہوں گی۔ انشاء اللہ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ العمل ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

طیب علی — مینو ممتاز شیریں — شریف احمد

وصیت نمبر ۱۵۰۹۲: میں N ریاض احمد ولد M نور الامین صاحب قوم احمدی پیشہ بزنس عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئمبتور ڈاکخانہ کوئمبتور ضلع کوئمبتور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۹-۱۱-۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری اس وقت کوئی بھی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ والد صاحب بقید حیات ہیں۔ ان کی طرف سے کوئی جائیداد نہیں ملی۔ خاکسار بزنس کرتا ہے۔ جس سے ماہوار انکم کبھی کم کبھی زیادہ ہوتی ہے۔ جو بھی ماہوار انکم ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

صدقۃ اللہ — N ریاض احمد — نصیر احمد عارف

وصیت نمبر ۱۵۰۹۳: میں بشریٰ ریاض زوجہ مکرم N ریاض احمد صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت نومبر ۹۷ء ساکن کوئمبتور ڈاکخانہ کوئمبتور ضلع کوئمبتور صوبہ تامل ناڈو۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۹-۱۱-۱۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری اس وقت درج ذیل جائیداد ہے۔ طلائی زیور بعوض حق مہر ۲۰۰ گرام میں اس کے ۱۰/۱ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ خاکسارہ مبلغ -/۴۰۰ روپئے ماہوار جیب خرچ پر ۱/۱۰ حصہ ادا کرے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل کی جائے۔

گواہ — الامۃ — گواہ

محمود احمد عارف — بشریٰ ریاض — نصیر احمد عارف

وصیت نمبر ۱۵۰۹۴: میں نور الدین شاستری ولد سداشو مشرا قوم احمدی پیشہ ملازمت صدر انجمن احمدیہ عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۲۲ فروری ۱۹۹۵ ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۰۰-۶-۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ والدین احمدی نہیں ہیں۔ ان کی جائیداد ہے لیکن جائیداد ملنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ اگر ملے گی تو اس کی اطلاع خاکسار دفتر بہشتی مقبرہ کو دیگا۔

اس کے علاوہ خاکسار بطور معلم دفتر وقف جدید بیرون کام کر رہا ہے۔ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مبلغ -/۲۴۹۹ روپئے ملتی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز اس کے علاوہ مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گا۔ تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ میری وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

داؤد احمد قریشی — نور الدین شاستری — شریف احمد

وصیت نمبر ۱۵۰۹۵: میں رضوانہ بیگم زوجہ نور الدین شاستری قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۰۰-۶-۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

منقولہ جائیداد کی تفصیل طلائی زیور (۱) ایک انگوٹھی سونے کی وزن ۴ گرام مالیتی -/۱۸۱۲ روپئے (۲) دو بالیاں ایک جوڑی وزن ۳ گرام مالیتی -/۱۳۵۹ روپئے ہے۔ (۳) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۵۰۰۰ روپئے۔

اس کے علاوہ خاکسارہ کو بطور جیب خرچ ماہوار مبلغ -/۳۰۰ روپئے ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے بعد مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

نور الدین شاستری — رضوانہ بیگم — داؤد احمد قریشی

مدرسہ چلانے والے دیوبندی پر دہشت گردوں سے تعلق کا الزام

غیر ممالک سے کروڑوں روپے ملتے ہیں۔ یوپی اسمبلی میں ہنگامہ

لکھنؤ، (یو این آئی) اتر پردیش اسمبلی میں آج اس وقت ہنگامہ ہو گیا جب پارلیمانی امور کے وزیر حکم سنگھ نے کہا کہ سنت کبیر نگر ضلع میں مدرسہ چلانے والے مولانا عتیق الرحمٰن کا دہشت گرد تنظیموں سے تعلق ہے۔ حکم سنگھ نے کہا کہ جانچ کے بعد مولانا عتیق الرحمٰن کے دہشت گرد تنظیموں سے تعلقات پائے گئے ہیں۔ جانچ کے دوران یہ بھی پتہ چلا کہ مولانا کی دہشت گرد تنظیموں سے ساز باز ہے اور وہ ان سے ملے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاملہ ملک سے غداری کا ہے اور غداروں کو سرکار کسی بھی صورت میں نہیں بخشے گی۔ انہوں نے کہا کہ مولانا کے ادارے کو خلیجی ممالک سے کروڑوں روپے ملتے ہیں اور سرکار بیرونی ممالک سے امداد پانے والے اداروں پر نظر رکھے ہوئے ہے۔

سنگھ نے بتایا کہ جانچ کے بعد یہ بھی پتہ چلا کہ مولانا عتیق الرحمٰن بیرونی ممالک سے ملنے والی امداد کو اپنی ذات کیلئے استعمال کر رہے ہیں۔ پارلیمانی امور کے وزیر نے بتایا کہ مولانا نے بیرونی ممالک سے ملنے والی امداد سے ۹۲۷۷ر فٹ زمین خریدی اور اس پر اپنے لئے مکان اور دوکانیں بنائیں انہیں گذشتہ ۲۵ر اپریل کو گرفتار کیا گیا تھا۔ سماج وادی پارٹی کے عبدالکلام لوک دل کے کوکب حمید، بہوجن سماج پارٹی کے رام للت چودھری اور کانگریس کے پرمود تیواری نے تحریک التوا کے ذریعہ مولانا کی گرفتاری کا معاملہ اٹھایا تھا۔

نماز کی اجازت نہ ملنے پر ٹیچر کو گولی ماردی

انقرہ، (ڈی پی اے) ترک ہائی سکول کے ایک طالب علم نے نماز پڑھنے کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے اپنے ٹیچر کو گولی ماردی۔ ترک اخبار کے مطابق ۱۹ سالہ امتیاز نیاز مقامی مسجد میں ظہر کی نماز پڑھنے کے بعد جب ویزلی انڈسٹریل ہائی اسکول میں اپنی کلاس میں آیا تو ٹیچر نے تاخیر ہونے کی وجہ سے اسے کلاس میں آنے کی اجازت نہیں دی۔ نیاز کے ساتھ ایسا پہلے بھی ہو چکا تھا جب اسے نماز پڑھ کر آنے کے بعد کلاس میں آنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ منگل کے روز جب پھر سے ایسا ہوا تو وہ طیش میں آکر اپنے گھر گیا اور بغیر لائسنس والی شکار کی رائفل اٹھا لایا۔ اسکول میں آنے کے بعد اس نے تین ٹیچروں کو فرش پر لیٹ جانے کا حکم دیا اور پھر ان میں سے ایک کو گولی ماردی۔ بعد میں دونوں ٹیچروں نے اسے پکڑ لیا اور پولیس کو بلا لیا۔ نیاز نے پولیس کو بتایا کہ جس وقت ورکشاپ ہوتی تھی وہی نماز کا وقت تھا اور میرے ٹیچر مجھے نماز کی اجازت نہیں دے رہے تھے اور اگر میں روز کلاس سے غیر حاضر رہتا تو فیل ہو جاتا اس لئے میں نے ٹیچر کو گولی ماردی۔

میلادالنبیؐ کے جلوس میں دیوبندیوں نے بریلوی رہنماؤں کی پٹائی کی

ناسک ۱۶ر جون شہر میں یوم پیدائش حضرت محمدؐ کے جلوس کے دوران کچھ بریلوی رہنماؤں کے اپنی قوم سے دیوبندی فرقہ کے تبلیغیوں کو معاف کرنے کی اپیل پر بریلوی فرقہ کے نوجوانوں نے غصے کا اظہار کرتے ہوئے معافی نہیں کے نعروں کے ساتھ اپنے ہی رہنماؤں کی دھنائی شروع کر دی اور اس طرح سے دیکھتے ہی دیکھتے جلوس میں بدامنی قائم ہو گئی خوب آپس میں ایک دوسرے کو دھکا مکی کر کے اُٹھا پٹک کے ساتھ ایک دوسرے کے کپڑے پھاڑے گئے عین وقت پر پولیس نے حالات پر قابو کرتے ہوئے ایک شخص پر دفعہ ۴۷۵ کے مطابق ۳۲۳۔ ۵۰۴-۵۰۶ کے تحت کارروائی شروع کر دی۔ (نو بھارت پونا ۱۷ر جون ۲۰۰۰ء)

نائجیریا کے عیسائی۔ مسلم فسادات میں ممبر پارلیمنٹ سمیت ۱۰۰ر ہلاک

کوڈان، (رائٹر): شمالی نائجیریا میں عیسائی، مسلم فسادات میں مرنے والوں کی تعداد ۱۰۰ر تک پہنچ گئی ہے۔ ان میں ایک ممبر پارلیمنٹ بھی شامل ہے۔ یہ اطلاع مقامی اخباروں نے دی۔

پولیس نے لڑائی میں صرف ۴۳ر لوگوں کے مرنے کی تصدیق کی ہے آج فساد زدہ علاقوں میں سکون ہے۔ حکام نے کوڈان میں رات کا کرفیو نافذ کر دیا ہے۔ ہلاک شدگان میں پالیمنٹ کے ایوان زیریں کے ممبر ابراہیم عبداللہی بھی شامل ہیں۔ ان کو مبینہ طور پر کل دوپہر فسادیوں نے قتل کر دیا تھا۔

کوڈان کے پولیس کمشنر محمد شہو نے لوگوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ غیر قانونی ہتھیار حکام کو سونپ دیں ورنہ ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ (اخبار انقلاب ممبئی ۲۴ مئی ۲۰۰۰ء۔ مرسلہ: عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹر)

بقیہ:۔ بیت الحمد Wiitlich کا افتتاح

جانب کھڑے ہوئے احباب وخدام کو بھی حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت شرف مصافحہ بخشا۔ اس وقت مسجد کے دروازہ کے عین دائیں جانب جماعت کی کچھ بچیاں حضور ایدہ اللہ کے لئے ایک استقبالیہ نظم پڑھ رہی تھیں۔ حضور نے یہ نظم سنی اور ان بچیوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اور السلام علیکم کہتے ہوئے مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور سب سے پہلے مسجد کی زمینی منزل میں مستورات کے ہال اور اس کے ساتھ منسلک مختلف کمروں کا معائنہ فرمایا اور اس کے بعد پہلی منزل میں مسجد اور یہاں قائم مختلف ریجنل دفاتر کا معائنہ فرمایا۔ اور مختلف ہدایات سے نوازا۔ پھر السلام علیکم کہتے ہوئے مسجد سے متصل اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

اس استقبالیہ تقریب کے بعد سب سے پہلے دور ونزدیک سے تشریف لانے والے تمام معزز مہمانوں کو دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا اور ان کے بعد ڈیوٹیوں پر متعین احباب نے بھی کھانا کھایا۔

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں سب سے پہلی نمازوں کی ادائیگی کے لئے دور ونزدیک سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جانثار خدام حاضر تھے۔ شام پونے چھ بجے ظہر اور عصر کے لئے وقت مقرر تھا لہذا ساڑھے پانچ بجے مکرم حیدر علی ظفر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ جرمنی نے اذان دی اور مسجد خدا تعالیٰ کی حمد وثنا اور حضور ایدہ اللہ کی امامت میں نمازوں کی ادائیگی کیلئے نمازیوں سے بھرنی شروع ہو گئی۔ نماز باجماعت کی ادائیگی تک منتظر احباب تسبیحات میں مشغول رہے۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ عین وقت پر پونے چھ بجے مسجد میں تشریف لے آئے اور آپ کے تشریف لاتے ہی جماعت کھڑی ہو گئی۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر مکرم حیدر علی ظفر صاحب نے اقامت کہی اور یوں حضور کی امامت میں مسجد بیت الحمد میں سب سے پہلی نمازیں ادا کی گئیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت مسجد کے باہر رکھی ہوئی "گیسٹ بک" میں "خوبصورت مسجد اور اسے اللہ کے لئے ہی وقف رہنے کی دعا تحریر فرماتے ہوئے اس کے افتتاح کی سعادت پر اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان احسانات کا اظہار فرمایا"۔ اس کے بعد اسی کتاب کے ساتھ لگائے گئے بک سٹال کا معائنہ فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کی عمارت سے باہر تشریف لا کر واپس اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

بقیہ صفحہ: (2)

تھیلی میں ڈالتے تھے لیکن جب خدا کو منظور ہوا اور خدا نے ان کے نفاق اور سچے مسیح موعود سے ان کی دشمنی کو ظاہر کرنا تھا تو سب نے خود ہی اپنے آپ کو ۷۲ فرقوں میں متحد اور مسیح موعود کے فرقہ کو تہتر واں فرقہ قرار دے کر ثابت کر دیا کہ کلهم فی النار الا ملة واحدة کہ سب کے سب ناری ہونگے سوائے ایک فرقہ کے۔

پس اے علماء اسلام! ذرا ٹھنڈے دل سے سوچو کہ تم نے اپنی منافقتوں اور خدا سے دشمنی کے نتیجہ میں خود کو اور تمام مسلمانوں کو کس مقام پر لا کر کھڑا کر دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درج ذیل مبارک اقتباس پر ہم اس گفتگو کا اختتام کرتے ہیں۔

"یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے خدا اس کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا وہ راضی نہیں ہوگا جب تک اس کو کمال تک نہ پہنچا دے اور وہ اس کی آب پاشی کرے گا اور اس کے گرد احاطہ بنائے گا اور تعجب انگیز ترقیات دے گا کیا تم نے کچھ کم زور لگایا پس یہ اگر انسان کا کام ہوتا تو کبھی کا یہ درخت کاٹا جاتا اور اس کا نام ونشان باقی نہ رہتا۔ (روحانی خزائن جلد 11 انجام آتھم صفحہ ۶۴)

(منیر احمد خادم)

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR & MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎2370509

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

Vol - 49 Thursday, 7th September 2000 Issue No 36

جرمنی میں 100 مساجد سکیم کے تحت تعمیر ہونے والی پہلی مسجد ''بیت الحمد'' کا افتتاح

حضور پُرنور حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز پڑھا کر مسجد کا افتتاح فرمایا

مورخہ 5 جون 2000ء کو حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Wittlich تشریف لائے اور بیت الحمد کا افتتاح فرمایا اور جرمن احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب میں شرکت فرمائی اور احمدی خاندانوں کو شرف ملاقات بخشا۔

حضور اقدس کی متوقع آمد کے پیش نظر مقامی جماعتوں کے علاوہ جرمنی بھر سے احمدی احباب و خواتین جوق در جوق Wittlich پہنچے۔ حضور اقدس کے استقبال اور افتتاح کے انتظامات کا جائزہ لینے اور مناسب راہنمائی کے لئے مکرم زبیر خلیل خاں صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری اور مکرم امام حیدر علی ظفر صاحب مشنری انچارج ایک روز قبل ہی وہاں پہنچ گئے تھے۔ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت ہائے احمدیہ جرمنی اور خدام الاحمدیہ کے نمائندگان راستہ میں ہی قافلہ میں شریک ہو گئے تھے۔

تفصیلات کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ کی اطلاع ملتے ہی مسجد بیت الحمد میں ایک مرتبہ پھر سے وقار عمل کے ادوار ہوئے جن میں ریجن کے مخلص احباب نے نہایت جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا اور یوں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد تک چند یوم کے قلیل عرصہ میں ہی بہت سے ضروری کام سرانجام دے دئے گئے کہ جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

مسجد کے صحن کے کچھ حصہ میں بجری اور مٹی کی بھرتی بچھا کر زمین کو ہموار کیا گیا پھر مسجد سے لے کر سڑک تک بجری اور مٹی ڈال کر ایک اونچا اور کھلا نیز ہموار راستہ بنایا گیا۔ اس کے علاوہ مسجد کے سامنے خوبصورت پھولوں اور پودوں کا ایک باغیچہ بنایا گیا نیز مسجد کے کچھ حصوں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہائش گاہ کو نئے سرے سے رنگ و روغن کیا گیا۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دفتر کو بھی نئے سرے سے سیٹ کیا گیا۔ مسجد کے ساتھ ساتھ بیرونی صحن کو بھی انتہائی خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا۔ لجنہ اماءاللہ کے ذمہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کے لئے استقبالیہ بچوں اور بچیوں کی ایک ٹیم کی تیاری، اردو نیز جرمن میں استقبالیہ ترانہ کی تیاری نیز دوسرے امور کے ساتھ ساتھ پھولوں کی خرید بھی شامل تھی۔ لجنہ نے یہ سب کام انتہائی تندہی اور احسن طریق سے کئے۔ الغرض ریجنل امیر صاحب کی سرکردگی میں محنت اور توجہ کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کے پُر جوش استقبال کے لئے تیاریاں شروع کی گئیں۔ الحمدللہ کہ ہر شعبہ کے انچارج اور مددگار احباب نے نہایت محنت اور ذمہ داری سے تیاری کی اور ہر طرح سے مکمل تعاون کیا۔ جزاہم اللہ واحسن الجزاء

الحمدللہ کہ مؤرخہ ۵؍جون ۲۰۰۰ء کا مبارک دن نمودار ہوا۔ اس دن تمام شعبوں کے کارکنان، انچارج اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دید کے متمنی احباب علی الصبح ہی مسجد بیت الحمد میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ بعد دوپہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مبارک قافلہ ریجن رائن موزل میں سو مساجد سکیم کے تحت تعمیر ہونے والی سب سے پہلی خوبصورت مسجد ''بیت الحمد'' میں پہنچا۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ کی آمد پر السلام وعلیکم اور اہلاً و سہلاً و مرحبا کے پُر جوش کلمات سے وٹلش کی فضاء گونج اُٹھی۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ کے استقبال کے لئے سڑک سے لے کر مسجد تک قالین بچھایا گیا تھا جس کے بائیں طرف ریجن کے تمام عہدہ دار اور خدام صف آراء تھے اور اس راستہ کے دائیں طرف ریجن کے چھوٹے چھوٹے احمدی بچے بچیاں حضور ایدہ اللہ کے لئے آنکھیں بچھائے منتظر تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس گزرگاہ پر سڑک سے لے کر مسجد تک قالین بچھایا گیا تھا اور اس قالین پر مختلف رنگوں کے گلاب کے پھولوں کی پتیاں نچھاور کی گئی تھیں۔

تقریباً پونے دو بجے WITTLICH-WNEGEROHR وٹلش وینگے روہر جرمنی کی سرزمین نے سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قدم بوسی کا شرف حاصل کیا۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے موٹر کار سے اترتے ہی مکرم طاہر احمد ظفر صاحب ریجنل امیر جماعت احمدیہ رائین موزل نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مصافحہ کا شرف حاصل کرتے ہوئے استقبال کیا۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کولون اور مکرم افتخار احمد صاحب صدر جماعت جماعت وٹلش نے مصافحہ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ریجن کے چیدہ چیدہ احباب اور عہدہ داران کے ہمراہ مسجد کی جانب راستہ کے دائیں جانب منتظر چھوٹے چھوٹے احمدی بچوں کو سلام و پیار کرتے ہوئے بیت الحمد کی جانب تشریف لے گئے۔ یہ بچے اپنے ہاتھوں میں جرمنی اور پاکستان کے چھوٹے چھوٹے جھنڈے اٹھائے ہوئے انہیں لہرا رہے تھے۔ ان خوش قسمت بچوں کے بعد مسجد کے دروازہ کے قریب بائیں

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

Bad-Vilbel جرمنی میں منعقدہ جرمن تبلیغی نشست میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شرکت

نشست کے اختتام پر Landrat کے نمائندہ کی حضور انور کی خدمت میں ''کرائس کے معزز مہمان'' کی شیلڈ پیش کی

اڑھائی سو سے زائد جرمن افراد کی شرکت، مقامی وعلاقائی اخبارات میں مفصل خبریں اور مضامین

ماہ جون میں ہونے والے مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے سلسلہ میں حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ جرمنی کے دوران حضور اقدس نے Bad-Vilbel میں منعقد ہونے والی ایک جرمن تبلیغی نشست میں بھی شرکت فرمائی۔ اس نشست کا انتظام ریجن Hessen-Mitte کی طرف سے کیا گیا تھا۔ حضور انور کی متوقع شرکت کے پیش نظر مرکز نے ان انتظامات کی براہ راست نگرانی کی۔ شہر کی انتظامیہ نے بھی بھرپور تعاون کیا۔ ریجن کی سطح پر وفد بنا کر مختلف سیاستدانوں اور ضلعی انتظامیہ سے مل کر اُن کو سیّدنا حضور انور کی جرمنی اور کرائس میں آمد کی اہمیت سے آگاہ کیا گیا۔ الحمدللہ۔ ان کی بھاری اکثریت جماعت احمدیہ Hessen-Mitte کے رفاہی کاموں سے نہ صرف آگاہ تھی بلکہ ایک نیک تاثر بھی رکھتی تھی۔ انہوں نے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کے علاوہ میٹنگ میں شرکت کی دلی خواہش کا اظہار بھی کیا۔ اس نشست کے لئے ایک وسیع ہال پہلے سے بک کروالیا گیا تھا۔

مورخہ 7 جون بروز بدھ صبح 9 بجے سے ہی منتظمین ہال میں پہنچ گئے تھے۔ ہال کی تزئین و آرائش اور دیگر انتظامات 6 بجے شام تک مکمل کر لئے گئے۔ MTA انٹرنیشنل اور حفاظت خاص کی ٹیموں۔ نے بھی قبل از وقت آ کر اپنے انتظامات مکمل کئے۔ 6:40 بجے مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب نے کارروائی کا آغاز کیا۔ جو احباب پہنچ چکے تھے اُن کو معلومات، ہدایات اور طریقہ کار کے متعلق بتایا۔ جرمن حاضرین میں کاغذات اور پین تقسیم کئے گئے۔

ٹھیک 7:10 بجے سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہال میں تشریف لائے اور سیدھے سٹیج پر جا کر نشست کا باقاعدہ آغاز فرمایا۔ تلاوت قرآن کریم اور جرمن ترجمہ کے بعد سوالات کا سلسلہ شروع ہوا۔ جرمن احباب نے اسلام اور احمدیت کے متعلق نہایت اہم سوالات کئے۔ جن میں احمدیوں اور غیر احمدیوں میں فرق، آمدِ مسیح، حرمت خنزیر، پردہ اور جوتی لے کر مسجد نہ جانے کی اجازت وغیرہ شامل تھے۔ حضور اقدس نے سب سوالات کے دو گھنٹے لگاتار جواب دیئے جنہیں تمام حاضرین نہایت انہماک اور ادب سے سنتے رہے۔ اس مجلس سوال و جواب کے آخر پر مقامی Landrat کے نمائندہ نے حضور انور کی خدمت میں ''کرائس کے معزز مہمان'' Ehrengast der Kreis Wettrau کی شیلڈ پیش کی اور کرائس کی طرف سے حضور اقدس کی خدمت میں جماعت کی رفاہی خدمات کا تذکرہ کر کے شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کرائس میں حضور اقدس کو خوش آمدید کہا اور تشریف آوری پر حضور کا شکریہ ادا کیا۔

اس میٹنگ میں 267 جرمن احباب اور اخبارات کے نمائندوں نے شرکت کی۔ مکرم و محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی، مکرم مشنری انچارج صاحب، ریجنل امراء و نیشنل جنرل سیکرٹری اور مربیان کرام نے بھی شرکت کی۔ اس میٹنگ میں ترجمانی کے فرائض مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب اور مکرم نوید حمید صاحب نے ادا کئے۔ اس نشست کی تیاری کے سلسلہ میں ریجن بھر سے تعلق رکھنے والے صدران و عہدیداران اور احباب و خواتین جماعت نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ریجنل امیر Hessen-Mitte مکرم مبارک احمد صاحب چٹھہ اور مقامی جماعت Karben کے صدر مکرم بشارت احمد صاحب اور آصف منہاس صاحب

باقی صفحہ ([illegible]) پر ملاحظہ فرمائیں

قادیان میں فٹ بال ٹورنامنٹ کا انعقاد

مورخہ ۲۹،۲۸ اور ۳۰ ستمبر ۲۰۰۰ء کو احمدیہ سپورٹس کلب قادیان کی طرف سے فٹ بال ٹورنامنٹ احمدیہ گراؤنڈ میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت میں شرکت کرنے والی فٹ بال ٹیمیں اگر اس ٹورنامنٹ میں حصہ لینا چاہتی ہیں تو اس کے مطابق پروگرام بنا کر آئیں اور قبل از وقت اس کی اطلاع بھی کریں۔

(انچارج اسپورٹس)

Computrised Composing & Designing By :
Kashan Ahmad, Misbahuddin Ejaz Ahmad